بحول قوت الٰہی

بڑی قوت علم ہے

یہ بے نظیر رسالہ آسان عبارت میں موجودات ہستی کے تعلق اور قادر برحق کی پیدائش کے اسرار کو عیاں اور رموز کو نمایاں کرتا ہے جسکے درس سے مدرسوں کو حیرانی اور جسکے ادراک سے مدرکوں کو سرگردانی تھی اسکی مانند دوسرا رسالہ مشرقی زبانوں میں نہ گیا معلوم ہوتا ہے محقق کا فیض ادراک مدرک کا شگفتہ

موسوم بہ

رموز ہستی

المعروف بہ

ماہیت تکوین موجودات

جسکو عالم الٰہی فاضل لوذعی جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب کلیانی سپرنٹنڈنٹ پولیس ... عدالت ریاست اودے پور نے تمام کائنات کی پیدا ہونیکی بابت عقلی دلیلوں سے نہایت اختصار کیساتھ تصنیف

کیا گویا دریای محیط کو کوزہ میں بند کرکے دکھلایا

بار چہارم

۷۸۶

تبصرہ

بحمدہ وفضلہ کتاب رموز ہستی کے نام ہی پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسمیں معلومات کیسے وسایل اور حقایق ملکوتیات اور فضا بسیط اور بحر محیط اور نظام عالم علوی و سفلی کے پہچاننے کے کیسے دلایل ہیں۔ بیشک انسان آفتاب حقیقت کا ایک ذرہ ہے مگر لاشی محض نہیں۔ ذرہ کو بھی اپنے وجود میں آفتاب سے ایک نسبت ہے۔ نسبت ہی نہیں بلکہ آفتاب کی چمک نے اوسکو پرواز کا [illegible] عطا کر دیا ہے جسکی قوت سے وہ ہر وقت اوڑتا رہتا ہے یعنی اسکی تابناکی دیکھنے والوں کی آنکھوں میں بجلی کی چمکاروں کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ انسان بیشک ایک ذرہ ہے لیکن ویسا ہی ذرہ ہے جیسے خورشید حقیقت الہی کے مقابلہ میں [illegible] مگر مہر و ماہ ایسے ذرے ہیں جنھوں نے دنیا کی آنکھوں پر تحیر کی نقاب ڈالدی ہے۔ کتاب رموز ہستی اس نقاب کا ہٹانا اور مہر حقیقت کا جلوہ دکھانا چاہتی ہے یہ مقولہ عام صحیح ہے کہ **خدا کی باتیں خدا ہی جانے** لیکن انسان بھی کچھہ جانے جسکو قدرت الہی نے جاننے اور پہچاننے کے دلایل عقل و ادراک تمیز عطا فرمائی ہے جناب باری فرماتا ہے ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی جاننے والے اور نجاننے والے (علما اور جہلا) ہرگز برابر نہیں وجہہ یہ ہے کہ انکو حقایق موجودات کا علم ہے اور یہ علم جناب باری کی ذات یا صفات کے جاننے کا آلہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مصنوعات کا جسقدر زیادہ علم ہوگا اوسیقدر صانع کے وجود کا علم ہوگا درزی کی سوئی کے دیکھنے سے سوئی کی صنعت معلوم ہوگی اور توپ اور انجن کے دیکھنے اور اونکے چلنے سے اونکی صناع کی صنعت معلوم ہوگی اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ صرف ایک سوئی کا دیکھنے والا اور اوسکی صنعت پر غور کرنیوالا اس شخص کی برابر ہے جسنے توپ اور انجن کے پرزوں اور اونکے اسٹیم پر غور کیا ہی ملک اور قوم کو حبر محقق۔ نحریر مدقق اسلامی فلاسفر اسلامی متکلم عالیجناب کمالات انتساب مولانا محمد عبد الرحمن صاحب کلیانی کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ حقیقت کے پردہ کا گوشہ اٹھا کر رموز ہستی اور بعض قدرت کی جھلک دکھانا چاہتے ہیں فلکیات طبیعیات الٰہیات وغیرہ علوم و فنون کے جو مسائل بڑے بڑے مضبوط اور دقیق کتابوں میں تھے اور جنکے سمجھنے کی علما اور فضلا ہی کو قابلیت تھی انکو ترجمہ سے ایسا آسان اور ارزاں بلکہ مفت گنج بادآورد بنا دیا کہ جس شخص کو زبان اردو میں کچھہ بھی سواد ہے وہ ہستی کی رموز سے اچھی طرح واقف ہوکر [illegible] سے سچا اور پکا مومن بن سکتا ہے اس کتاب میں قدیم اور جدید دونوں کی تحقیقات موجود ہے ہم دعا کرتے ہیں اور تمام ناظرین کتاب کو اپنی دعا میں شریک کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت باری مولف کی عمر اور نیت جان و مال میں زیادہ ترقی دے اور آپکے وجود باجود کو اہل اسلام کے سر پر تا دیر قایم رکھے آمین۔

[illegible] ابو ادریس احمد حسن شوکت ایڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس مؤلف

رسالہ ہذا کی سہل ترین عبارت مین نہایت درجہ مشکل اور دقیق مسائل بیان ہوئے ہین مشرقی لغات خصوصاً اردو مین یہہ اپنے جدید مضامین کے سبب سب سے بینظیر ہے ایک ادنیٰ شئے کی پیدایش کی کماحقہ حقیقت ظاہر کرنا از حد درجہ مشکل امر ہے۔ اور اس رسالہ مین تو تمام موجودات فضائے نامتناہی الابعاد مثل خلا۔ حرارت۔ ثوابت لاتعد ولاتحصیٰ۔ آفتاب۔ سیارے۔ کرہ زمین۔ اجسام منجمدہ حیوانات نباتات جمادات۔ سیال۔ ابر۔ ہوائیہ کی تکوین کی وجہ موجہ اور سبب معقول اور مدلل کو مختصر اردو عبارت مین بیان کیا ہے۔ ایسے مضامین کے تذکرون مین غلطیون کا رہنا کئی سبب سے ہوتا ہے اول تو جب کوئی مولف کسی کتاب کو بناتا ہے تو دوسری کتابون سے اوس کو مطالب اور مضامین اکثر انتخاب کرنے پڑتے ہین تاہم اوس مین غلطیان رہجاتی ہین۔ اور اس رسالہ کے بعض نئے مسائل تو کسی کتاب سے انتخاب نہین کئے گئے۔ اس لئے اس مین غلطیون کا رہنا ضرورتر ہے۔ دوسرے مولف کی قلت استعداد غلطی رہجانے کی شاہد حال ہے۔ اس سے لئے جیسے مصنفون کا دستور ہے اوس طرح سے میری غرض نہین ہے بلکہ بلاتصنع یہہ بات ظاہر کی جاتی ہے کہ ناظرین بتمکین جہان کہین اس کے مطالعہ مین غلطی پاوین اوس کی اصلاح کرین یا بشرط زندگی مؤلف کو تردید اور اعتراض سے ممنون فرماکر جواب سے رفع شک فرماوین۔ اس رسالہ کی تین فصلین ہین اول کائنات کی پیدایش مین۔ دوسری عالم نامیہ کے سطح زمین پر ظاہر ہونے کے بیان مین تیسری فصل انسان کی ہستی مین۔ چونکہ یہہ رسالہ اختصار سے کسی قدر مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے ہر ایک جملہ تشریح طلب ہے اگر توفیق رفیق ہوئی۔ تو یہہ مجمل بیان مفصل لکھا جائیگا فقط

راقم

عبد الرحمن کلیانی۔ سنہ ۱۸۹۵ عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل اول ماہیت موجودات لامتناہی الابعاد مین!!

جو حصہ زمین کا آفتاب کی روشنی سے منور رہتا ہے دن کہلاتا ہے اور اوس کے برعکس رات جبکہ ہرایک سال تمام مین ایک نقطۂ اعتدال ربیعی اور دوسری نقطۂ اعتدال خریفی مین بارہ گھنٹہ کامل کا ہوتا ہے اور دن کو کوئی ستارہ بجز آفتاب کے نظر نہین آتا۔ رات کو آسمان کی طرف دیکھنے سے بیشمار تارے نظر آوینگے۔ اور جب دوربین سے دیکھے جائین کے تو اون کی کثرت حیرت انگیز ہوگی اور جسقدر عمدہ دوربین ہوگی وہ کثرت ازحد ترقی پذیر مشاہدہ مین آویگی۔ حالانکہ دن کو اون مین سے ایک بھی دکھائی نہ دیگا۔ یہان تک کہ عطارد جو بہ نسبت اور سیارون کے آفتاب سے قریب ہے وہ بھی بخوبی نظر نہ آئیگا۔ حالانکہ عطارد کی دوری آفتاب سے ساڑھے تین کروڑ میل ہے۔ اور اپنے حجم مین اتنا بڑا ہے کہ اوسکا قطر تین ہزار دو سو چھبیس میل ہے۔ جو اجرام اس سے چھوٹے اور نزدیک ہین وہ تو مطلق نظر نہ آوینگے۔ بہت سی عجیب و غریب چیزون کو جو آفتاب کے گرد ضرور رہون گی۔ ہم نہین دیکھہ سکتے اور وہ عجائبات ہمیشہ ہم سے چھپے ہوئے ہین۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب سورج گہن پورا ہوتا ہے۔ تو اندھیرا ہو جانے سے ستارے نظر آنے لگتے ہین حالانکہ پورا سورج گہن ہو نہین سکتا؛

سورج گہن آفتاب اور زمین کے بیچ مین چاند کے آجانے سے ہوتا ہے۔ اور سورج سے زمین چودہ لاکھ حصون سے ایک حصہ کے اندازمین کچھہ کمی کے ساتھہ ہے۔ اور چاند زمین سے تیرہ حصہ چھوٹا ہے۔ پس چاند کا بہ نسبت سورج کے نہایت درجہ چھوٹا ہونا اس سے ظاہر ہے یعنی سورج کا قطر آٹھہ لاکھہ اٹھاسی ہزار چھہ سو چھیالیس میل۔ اور چاند کا قطر دو ہزار ایک سو ستتر میل ہے۔ وہ اپنے چھوٹی پن سے کس طرح نہایت بڑے کرۂ آفتاب کو اہل زمین سے

چھپا سکتا ہے* بہت سے عجائب فلکی نہایت درجہ عجیب و غریب ہین منجملہ اون کے رات کو ثوابت
سیارات۔ اقمار۔ بیشمار دمدار تارے مختلف صورت اور رنگ کے اور شہابون کا نظارہ کیسا
کچھ تعجب دلاتا ہے۔ ثوابت نہایت دور ہین۔ اور آپس مین اون کا بعد غیر متناہی ہے۔ چنانچہ جو ثابتہ شعرا
سب مین بڑا اور سب سے قریب تر معلوم ہوتا ہے وہ ہم سے بہ نسبت بعد آفتاب کے قریب ڈیڑھ لاکھ مرتبہ
کے دوری رکھتا ہے۔ اور جو سب سے چھوٹے چھوٹے ستارے دکھائی دیتے ہین اونکی کوچکی زیادہ
دور ہونے کے سبب سے ہے۔ چنانچہ اونکی دوری کی نسبت کروڑہا ارب عدد اونکی ترقی مدارج کو بغیر انتہا کے
خیال کرنا چاہیے تمام قواعد ریاضی اور ہندسہ اونکے دوری کو نہین دریافت کر سکتے ہین بلکہ وہ ثوابت جو نظر آتے ہین لیکن جن تک
ہماری بینائی کام نہین کر سکتی اور جنکا نور ہم تک نہین پہونچا وہ خارج از بحث ہین۔ رفتار نور ایک ثانیہ مین قریب دو
لاکھ میل کے ہے پس بہت سے ثوابت کی روشنی ابتدائے آفرینش کائنات سے باوجود اس تیز رفتار
تاحال زمین تک نہ آئی اور پھر اسی قدر عرصہ نا متناہی تک بعد کے سبب نہ آئیگی۔ کرہ قمر کے مردہ ہونے
کے عرصہ کو بیس کروڑ برس خیال کرتے ہین پھر اوسکے عرصہ زندگی کو اسی پر قیاس کرین کرہ
قمر کرہ ارض سے تیرہ حصہ حجم مین اور چالیس حصہ مادہ مین کم ہے۔ اور کرہ ارضی زندہ ہے اوس کی
پیدائش کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔ جس کا عدد متحقق نہین ہوا۔ غالبًا عدد مذکورہ اوس کی درازی عمر مین
انتہائے مراتب اعداد کو اکائیون کا مرتبہ نہین دے سکتا۔ منجملہ ثوابت کے یہہ آفتاب ایک ثابتہ ہے
اور جسقدر اجرام اوس کے گرد پھیرا لینے کو گردش کرتے ہین منجملہ اون کے سیارات ہین۔ اون بہت
سے سیارات مین سے یہہ ایک زمین عالم نامیہ اور غیر نامیہ سے آباد ہے نہایت ممکن اور قرین القیاس ہے
کہ ہر ایک ثوابت مثل ہمارے آفتاب کے ہو۔ جسکے گرد کئی عالم مانند اس زمین کے جو مسکن زندگانی اور
خوشی کے ہین گردش کرتے ہون۔ نظام شمسی کے عام سیارے اپنی حالتون مین زمین کے موافق
نظر آتے ہین کیسلئے کہ جو رعایتین آباد ہونیکی اس زمین پر نظر آتی ہین وہ اور بھی سیارون مین پائی

* کرہ زمین کی مساحت شمالی قطب تارے سے ہوتی ہے خط استوا والون کو قطب افق پر معلوم ہوتا ہے جب کوئی شمال کی طرف خط
استوا سے جاوے تو وہ تارہ بلند ہوتا ہوا معلوم ہوگا عین قطب زمین پر وہ سمت الراس مین جاویگا یہ ربع دائرہ تین ہزار کوس کا ہوا جسکو چار مین ضرب
دینے سے بارہ ہزار کوس ہین جسکا ثلث تین ہزار قطر زمین ہوا اور کرہ چاند کی جسامت اختلاف المنظر افقی سے دریافت ہو سکتی ہے لیکن اخبار اختلاف منازل
کے اختلاف سے ایک ثانیہ کے فرق مین بہت غلطی ہوتی ہے واسطے زمین کی ایک نصف النہار کے دو مختلف مقام سے صحیح طور پر معلوم ہو سکتی ہے
جسطرح آفتاب کی گزر از زہرہ پر جرم شمس کی اختلاف المنظر سے اوسی قواعد مثلثات کے جیسے کہ جب دو زاویہ اور ایک ضلع معلوم ہو باقی
دو ضلع اور زاویہ ایک معلوم ہو سکتا ہے بخوبی جانی ہے اور قواعد ہندسہ کے بموجب اون سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا کہ سیارہ کی ابعاد کوکب کی سالانہ گردش سے معلوم ہے تاہم نسبت اس سے

جاتی ہین جیسے اون مین رات اور دن کا ہونا موسم کا بدلنا دریاؤن اور آتش فشان پہاڑون کا ہونا ہوا کا ہونا بادلون کا برسنا دیکھا گیا ہے۔ غرض آفتاب ان تمام اجرام کا فیض بخش مربی ہے جو فیض پانے کو اوسکے گرد پھرتے ہین۔ اور سب اجرام اوسکے گرد بمنزلۂ خدم و حشم کے ہین۔ کیا عجب کہ سورج بھی بمنزلۂ ان پھرنے والے اجرام کے مع اپنے حشم و خدم سیارون کے اور کسی اعلیٰ درجہ ثابتہ ملقب بہ ثابتۃ الثوابت یا شمس الشموس کا منجملہ بے شمار حشم و خدام والون کے ایک اونکے خادم ہو اور بمدت مدید ہین مع اپنے متعلقین سیارون کے اوس کے گرد گردش سے فیض پاتا ہو۔ اور اوس فیض کو خود اوس سے حاصل کرکے دوسرون کو پہنچاتا ہو۔ اہل ہیئت اس بات کو پایۂ اثبات پر پہونچاتے ہین۔ سورج غایت درجہ کی لطیف حرارت سے مانند بھاپ کا ایک ڈھیر تھا۔ اور وہ وسیع فضا مین نہایت وسعت کے ساتھ حلقہ وار اسقدر پھیلا ہوا تھا کہ حد کشش مرکزی سے باہر تھا جسقدر کشش مرکزی سے سکڑ سکا سکڑا اوسکا کرۂ شمس موجود ہے اور جو کشش مرکزی سے نہ سکڑ سکا اوسکے مختلف ٹکڑون سے اون اجرام سیارون کا وجود ہے جو اوسکے گرد گردش کرتے ہین نظام شمسی کا بننا اسطرح پایا جاتا ہے جیسے علاوہ سورج کے عطارد۔ زہرہ۔ مریخ۔ زمین سیارات جدیدہ۔ مشتری۔ زحل۔ نیپچون۔ یورینس۔ اور اونمین سے جنکی اقمار ہین وہ مع اقمار سب اور دمدار سیارے وغیرہ مین زمین جب ہوائی بھاپ کی شکل مین تھی اور اب سکڑ کر منجمد ہو گئی۔ اسکا قطر موجودہ اقطار سے اٹھارہ سو درجہ زیادہ تھا جیسا کہ آج سطح سورج کا ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ کو گھیرے ہوئے تھا یہ سکڑنا اول تو کشش مرکز کے سبب دوسرے ایتھر کے باعث بیرونی سطح کے سرد ہونے سے ہوا جو سب عالم مین پھیلا ہوا ہے۔ ایتھر کائنات مین منتشر ہے جو سب لطیف اشیاء سے الطف ہے اور اوسکا کام روشنی پہونچانے اور سردی کرنیکا ہے۔ اگر ایتھر نہوتا تو نہ روشنی پھیلتی نہ سردی ہوتی ہر درجہ کی گرمی ہی گرمی رہتی کہ ذرات تک گل جاتی۔ غرض سطح زمین حرارت سے ہوائیہ اور ہوائیہ سے سیال ہوا پھر سیال حالت گردش سے قدرتی قانون کے مطابق شکل کروی پیدا ہوئی۔ رقیق اجسام جب گردش کی حالت مین ہوتے ہین تو وہ اپنی مدور کروی شکل بنا لیتے ہین دیکھو جب پانی کا قطرہ گرم توے پر ڈالا جائیگا تو وہ کروی شکل مین گردش کریگا۔ کرۂ زمین بمقیاس الحرارت کی سو درجون کی گرمی کو ساڑھے تین لاکھ درجہ زیادہ حرارت کے برابر اوسکے مرکز پر خیال کرنا چاہیے یعنی مرکز پر حد درجہ حرارت ہے اور سطح تک رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی ہے تمام ستارون مین بھی یہی قاعدہ ہے جو گرد سورج کے گردش کرتے ہین۔ اور ہوائیہ نورانی حالت سے سکڑ کر کرہ کی ظلمانی حالت مین آئے پہلے اون کی چمک اس درجہ تھی جیسے ستارے شمسیان رات مین ہماری نظر کے سامنے چمکتے ہین اور گردش محوری اور گردش دوری کے تابع ہین۔ زمین کی حرکت دوری حرکت سالانہ کہلاتی ہے۔

جو اپنے مدار پر ۳۶۵،۲۵۶۴ دن مین پھر جاتی ہے۔ اور اپنے محور کے گرد چوبیس ۲۴ گھنٹے مین گردش کرتی ہے جسکو گردش روزانہ کہتے ہین۔ گردش محوری سے ہر سیارہ اپنے قطبون سے دبا ہوا اور بیچ مین سے اوبھرا ہوا ہے۔ چنانچہ جو کرہ کہ لچکدار اپنے محور پر دائمی گردش رکھیگا وہ ہمیشہ ایسی ہی حالت پیدا کریگا برخلاف ٹھوس کرہ کے جو مثل پتھر کی گیند کے اپنے محور کے گرد برسون پھرے مگر اوس مین کچھہ فرق نہ آویگا اس سے ثابت ہے کہ ہماری سیارہ کی اصلی قدیمی حالت رقیق تھی۔ تمام اجسام مین خود بخود حرکت کی طاقت نہین قدرتی قوتون سے سب متحرک ہین۔ جو اجسام آپس مین موازن ہین وہ ساکن کہلاوینگے اور جو غیر موازن ہین وہ متحرک کشش کہربائی جو برق ہے اور اسی کو قوت جاذبہ کہتے ہین تمام عالم مین موجود ہے اسی کے سبب کو بنایا اور اسی سے سب بنے۔ یہ قوت جاذبہ وہ طاقت ہے جو مادہ کے اجزا کو ایک دوسرے کی طرف کھینچتی ہے۔ اجزا ہمیشہ اپنے گرد کے اجزاؤ سے متاثر ہوتے رہتے ہین تمام اجسام خواہ وہ ساکن ہون یا متحرک بیشمار قوتون سے متحرک ہین۔ ہر جسم کی کشش اونکے مادہ کے انداز پر موقوف ہے یعنی اون اجزا کے شمار کے انداز پر جن سے وہ جسم بنا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نظام شمسی مین کوئی جسم سورج سے بڑا نہین جسقدر سیارات ہین سب اوس سے نہایت درجہ چھوٹے اور آپس مین غیر موازن ہین اگر سورج اور سیارے موازن ہوتے تو اون مین گردش نہوتی سب ساکن ہوتے لیکن انکا باہم موازن نہونا ہی سبب گردش کا ہوا۔ جیسے سورج جو زمین سے ساڑہے نو کروڑ میل دور ہے۔ اپنی اتنی بڑائی کے موجب زمین پر اثر جاذب رکھتا ہے۔ اور ویسی ہی زمین بھی اپنی حیثیت کے موجب سورج پر جذب رکھتی ہے چونکہ سورج کا جذب نہایت درجہ قوی ہے۔ وہ زمین کو نہایت درجہ سرعت کے ساتھہ کھینچکر اپنے ساتھہ چمٹا لیتا لیکن اوس کے گرد زمین حرکت دوری رکھتی ہے جس کو گردش سالانہ کہتے ہین اور وہ متنفر المرکز قوت پیدا کرتی ہے جو قوت جاذبۃ المرکز کے خلاف ہے۔ یہ دونو قوتین آپس مین برابر ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہین۔ یہہ قوت گوپھن کی رسّی کی کشش اور ڈھیلے کے دور نکل جانے سے ظاہر ہوتی ہے اگر قوت جاذبہ یک لخت موقوف ہو جاوے تو زمین بخط مستقیم چلا لاانتہا مین چلی جاوے اور اگر حرکت دوری دفعۃً بند ہو جاوے تو قوت جاذب کے سبب زمین سورج سے جا چمٹے سو قدرت نے باندازہ جذب حرکت دوری عطا کی ہے نہ سورج زمین کو جذب کے سبب نکلنے دیتا ہے۔ اور نہ زمین حرکت دوری کے سبب اوس سے چمٹ سکتی ہے۔ اور یہی قانون سب سیارون مین ہے جو کمی بیشی قوت جاذبہ کی نقطہ پر اوس کے بعد کے مربع کی برخلاف نسبت پر ہوگی۔ یعنی جتنا مربع بعد کا مرکز جاذبہ سے زیادہ ہوتا جاویگا اوتنی ہی قوت جاذبہ کم ہوتی جائیگی۔ اس لئے جو سیارے سورج کے قریب ہین اون پر سورج

کا جذب زیادہ ہے - لہذا اوس کی حرکت دوری سریع ہوگی - اور جو دور ہین اون کی حرکت دوری بطی ہے
کس لیئے کہ جذب اونپر کم ہے - چنانچہ گردش سالانہ عطارد کی جو نزدیک تر سورج کے ہے ایک ساعت
مین ۱۰۹۶۹۹ میل اور نیپچون کی جو دور تر سورج سے ہے ۱۱۵۵۸ میل ہے اور حرکت دوری حرکت
محوری پیدا کرتی ہے اسی طرح حرکت محوری حرکت دوری کے پیدا کرنے کا سبب ہے - کسی گولے یا گیند
یا گولی کو زمین پر لڑھکا دین تو دونون حرکتین ظاہر ہون گی - ایک تو اپنے گرد پھرتی جاویگی یہہ حرکت محوری
ہے دوسری آگے کو بڑھیگی یہہ حرکت دوری ہے - اس بارہ مین کہ پہلے ثوابت پیدا ہوئے یا خلاء
نامتناہی خیال کو وسعت ہے - مگر پہلے خلاء زان بعد ثوابت ہونا بعید القیاس نہین کس لیئے کہ خلاء
نامتناہی ایک لطیف شعلہ حرارت کا تھا جب اوسکے جداگانہ حصص کشش مرکزی سے سکڑکر کرات
بننے لگے - تب خلا ہوتی گئی - اور سیال الطف ایتھر نے اون کی سطح بیرونی کو سرد کر دیا - اس سے یہی
پایا جاتا ہے کہ مظروف کے لئے پہلے ظرف ہونا چاہیئے اگر ظرف نہو تو مظروف کہان رہے - اگر خلاء
نامتناہی نہوتی تو لطیف شعلۂ حرارت اوس مین کس طرح پر سمجھا جاتا - اور اگر یہہ کہا جاوے کہ پہلے مظروف
تھا پھر ظرف ہوا تو یہہ خیال مین نہین آسکتا کیونکہ مظروف جس عرصہ مین جہان گھرا ہوا ہوگا وہی عرصہ اوسکا
ظرف ہوگا جبکہ یہہ خلاء بحد وعد نامتناہی الابعاد حرارت سے مملو تھا تو وہ تمام حرارت مثل شعلہ کے
کروی اور متحرک تھی جیسے زمین کے اندر کا حارہ رقیق مادہ حرکت مین ہے جس کی وجہ سے زلزلہ پیدا
کرتی ہین اور اون سے کوہ ہائے آتشین کا ظہور ہے - اسی طرح کل خلاء کا مادہ لطیف آتشین حرکت مین
تھا مثل تکوین نظام شمسی کے کشش مرکزی کے سبب جہان تک پھیلی ہوئی تھی وہان تک سمٹنے سے
اول ثابت الثوابت یا شمس الشموس جو تمام موجودات کے مرکز مین مقیم ہے بنا اور جو حق کشش
سے مادہ لطیف آتشین باہر رہا اوس سے تمام ثوابت جو اوسکے تابع ہین حسب قاعدہ کشش خلق ہوئے
اور پھر ہر ایک ثوابت کی غیر محدود فضاء کے اندر اوس کی وابستگی مین اوسی طرح سے سیارات پیدا ہوئے
اور سب ثوابت جاذبہ مرکزی اور حرکت دوری دافعۃ المرکز سے ایک قاعدہ مین پابند ہوکر مع اپنے حشم
وخدم کے اوسی اعلے قوت جاذبہ ثابت الثوابت سے اپنی حرکت دوری کے ساتھ جو لاکھون یا کروڑون
برس مین پوری ہوتی ہوگی اپنے مدار مختص پر وابستہ ہوکر قانون قدرت کے مطیع ہوئے - آفتاب
کا مع نظام سیارات شمالی فضا مین شکل الجاثی علی رکبتہ کی طرف آگے بڑھتے چلے جانا اور اس حرکت
کے سبب سے بہ نسبت زمین کے اجتماع ثوابت مین ایسا فرق آنا کہ جن ثوابت سے آفتاب قریب
ہوتا جاتا ہے - اون مین باہم فاصلہ معلوم ہوتا ہے اور جن سے آفتاب دور ہوتا جاتا ہے وہ باہم قریب

ہوتے جاتے ہین - اِس دعوی کی بڑی روشن دلیل ہے - بعض شُعلے جنکا مرکز چمکدار نظر آتا ہے
وہ روشن روئی کے گالون کی مانند سے بھرے ہوئے ہین جو عمدہ دوربین سے نظر آتے ہین یا یہہ
وہی ناتمام ستارے ہین جنکو قدرت قاعدہ مذکور کی موجب بنا رہی ہے - یہہ روشن گالے جو روئی
کی مانند ہین اِنتشار اور کشش مرکزی سے منجمد ہوکر ستارے بن جاوینگے - اور بعض ہین یہہ روشن
گالے جو بمنزلہ بادلون کے اوسکے گرد ہین نہایت درجہ براق ہین - غالبًا یہہ وہ حالت ہو کہ مادہ
کوئی ثانیہ جدید کائنات کے لیئے بنایا جاتا ہو - اس سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ لطیف شُعلہ حرارت کا جو
مانند ہیولی کے ہے جس سے موجودات بنے - باوجود اوس بے تعداد اور بے شمار کائنات مخلوق
ہو جانے کے ابھی اتنا اور باقی ہے - کہ ایسی موجودات یا اوس سے سوا کئی عالم پھر اوس سے پیدا ہو جاوین
ایسی حالت مین کہا جا سکتا ہے کہ ہماری زمین ایک بجھا ہوا ستارہ ہے - جو اپنی گرم حالت سے ٹھنڈا
ہو گیا ہے یا ایک نورانی روشن بادل یا بھاپ کی رقیق حالت سے سخت حالت مین آ گیا ہے جو موجودات
کا پندرہ لاکھ حصون مین سے ایک حصہ رکھتا ہے - پس قدیمی بھاپ کی حالت اور حال کی حالت
مین کتنا تفاوت ہے - اِس خاکی ڈھیر کے حصون کے سرد ہونے کا انجام یہہ ہوا کہ تمام بھاپ کی مانند
اشیاء جن سے وہ بنا ہوا تھا رقیق شئے مین تبدیل ہوئین جو چند اون مین سے بھاپ ہی کی حالت
مین رہین جو اِس خاکی کُرہ کے گرد لفافہ کی صورت مین محیط ہین جیسے ہوا جو چند اجسام ہوائیہ سے
مرکب ہے - قدیم زمانہ مین جو بھاپ گرد مرکز کے محیط تھی ان ہوائیہ اشیاء سے جو اب محیط ہے
نہایت درجہ کا فرق رکھتی ہے - قدیم زمانہ کا پھیلاؤ گرم ہوائیہ کا قمر سے آگے تک پھیلا ہوا تھا جو سطح
زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل دور ہے اور اوس ہوائیہ حالت سے سیال حالت پانی کی جسکو
دریا کہتے ہین ظاہر ہوئی - جو زمین بھاپ کی پھیلی ہوئی حالت قدیم مین تھی - اب سکڑی ہوئی ٹھوس
حالت مین ہے - اپنے اجسام کو تین حالتون مین ظاہر کرتی ہے - ایک ہوائیہ - دوسری سیال تیسری
انجماد - اس تیسری حالت مین اگرچہ عالم نامیہ شامل ہین اور عالم غیر نامیہ مین سے کل اجسام منجمدہ مثل
دھات و اقسام پتھر وغیرہ تاہم عرفًا اِس حالت کو خاک کہنا چاہیئے جس سے اِس کا نام کُرہ خاکی ہے پہلے
بیان ہو چکا ہے کہ کُرہ خاکی مجوف نہین بلکہ مصمت ہے - اس کے اندر دریا سے آتشین موجزن
ہے جس کے مرکز پر بے حد گرمی کی حالت نہایت درجہ حیرت دلانی ہے - اور جیسے اوس کی گرمی بعید ہے
اوس کی کشش بھی غایت درجہ زیادہ ہے - کشش باندازہ مجذور فاصلہ کے گھٹتی ہے اور اسی انداز سے روشنی
کا بھی گھٹاو ہے - سطح زمین پر جو قوت جاذبہ ہے اوس سے چار ہزار اور آٹھ ہزار میل کے فاصلہ پر زمین

سے قوت جاذبہ ½ اور ¾ حصہ اوس قوت کی ہوگی جو زمین کے سطح پر ہوتی ہے زمین کے اندر حرارت
۵۰ فٹ عمق مین ایک درجہ بڑھتی گئی ہے ۱۳۰ میل کے نیچے ۲۳ ہزار درجہ کی گرمی ہے جس مین پتھر
پانی ہو سکتا ہے۔ اتنی دوری پر سب اشیاء بحالت سیّال پائی جائینگی۔ اوس سے آگے مرکز
تک اوس مین رقیق مادہ کی لطافت کی نسبت حرارت سے زیادہ ہوتی گئی۔ زمین کے سطح کو دیکھکر کوئی
یہہ خیال نکرے کہ جیسے اب جہان کہین پہاڑ۔ غار۔ ریگستان۔ سمندر۔ دریا۔ نباتات۔ حیوانات ہین
ویسے ہی قدیم زمانہ سے ہون گے بلکہ یقین کرنا چاہئے کہ حالت موجودہ سطح زمین کی بہ نسبت پہلے کے
ایسی نہتی جیسی اب ہے۔ ابتدا مین یہہ کرۂ زمین ہی نہ تہا بلکہ ایک سیّال الطف ہوائی حالت مین
نہایت وسیع عرصہ اس خلاء نامتناہی الفضا مین پھیلا ہوا تہا جو سمٹکر کرہ بنا۔ سیّال الطف کی
حالت سے کرہ بننے تک اور اوس سے آج تک اتنی تبدیلیان ہوئین جن کا شمار غیر ممکن ہے۔ یہہ
تبدیلات عام شکلون اور صورتون مین ہوتی رہین سطح زمین جو اب قرار مین ہے وہ زمانہ سابق مین
مضطرب تہا اس کی تبدیلات مین کہین کمی کہین زیادتی مساوات کا درجہ پیدا کرتی رہی ہے اندرونی
منجمد سطح زمین مین دریاے آتشین زیر زمین سے اور بیرونی سطح زمین مین آگ۔ ہوا۔ پانی سے بہت سی تبدیلیات
ہمیشہ ہوتی رہین ہین جن سے قدیم شکلون کو مٹانے اور جدید کو بنانے بلکہ بگاڑنے اور سنوارنے کے
کیسے بیشمار ثبوت پیش ہو رہے ہین۔ طبقات زمین سے قدیم زمانہ کے جو اجسام برآمد ہوتے ہین موجودہ
اجسام نامیہ سے مغائرت رکہتے ہین وہ کہین بعینہ ڈہانچہ کی شکل برآمد ہوتے ہین اور کہین اون کے
نقش و نگار چٹانون مین دکہائی دیتے ہین۔ تحقیقات سے طبقات زمین کے زمانون کے عجیب
حالات معلوم ہوتے ہین۔ پانی کے بہاؤ سے ریتے اور مٹی کا وجود ہے۔ پس جہان ریگستان ہے
وہ کسی زمانہ مین سمندر یا دریا تہا۔ ریت اور مٹی اجسام نامیہ کے لئے نہایت کارآمد شئے سمجہی گئی ہے
ایک وقت جب روشن بہاپ گرم تدریج سمٹکر منجمد ہوتی جاتی تہی اوس وقت سفیدی تہی۔ پہر تاریکی
عام ہوگئی۔ سورج کی دہوپ کا نام و نشان سطح زمین پر نتہا۔ چونکہ ایسے کدورت آمیز ہوائیہ اجسام
محیط زمین تہے جن سے سورج کی شعاعین نفوذ نہ کر سکتی تہین اور نہ سطح زمین تک آسکتی تہین پہلے
گرمی زیادہ تہی اب سردی ہے۔ زمین کے کہودنے سے جو بہت سی اشیاء برآمد ہوتی ہین اون مین
علاوہ بہت سی چیزون کے کوئلہ بھی برآمد ہوتا ہے۔ نباتات بہی ہوا کی تاثیر سے مثل پتھر کے ہو گئے
ظاہری سطح کے تغیرات کے اسباب۔ آگ۔ پانی۔ ہوا ہین اندرونی سطح کی تبدیلات دریاے آتشین
کی موجون سے بہت سی ہین ہزارون فٹ کی گہرائی مین اجسام نامیہ اور غیر نامیہ کہودنے سے ملتے ہین

زمین کے اندرونی طبقات پیچیدہ اور ناہموار ہین ۔ کہین ڈہالو ۔ کہین مسطح ۔ کہین سیدہی کہین ٹیڑہی ۔ کہین لہردار ہین ۔ اور کہین اندر سے لاوا نکلکر سطح وار وہین پہیل گیا فلزات کی سطح اصل اندرونی سے گویا ایک کے اندر دوسری سطح آگئی ہے جو سیدہی بطور اسطوانہ یا بطور خط کے مثل رگون کے اوس دہات مین مرکوز ہے ۔ اور تبدیلات زمین قوی اندرون کا نمونہ ہین ۔ جب زمین کہودتے ہین تو اجسام نامیہ کو اندر پاتے ہین ۔ جو اب سطح زمین پر موجود نہین ہین ۔ اجسام نامیہ سابقہ جو زمین مین ملتے ہین مثل زمانہ حال کے پہلے سطح زمین بر آمد پر آباد تہے ۔ اگرچہ صورتین اون کی اور طرح پر تہین جو اِس زمانہ کے اجسام نامیہ سے نہین ملتین ۔ مگر اصلی بناوٹین اون کی مثل اجسام نامیہ زمانہ حال ہی کے تہین جس تہہ مین وہ ملتے ہین وہ سطح بالائی مسکن زندگانی تہا ۔ جو تبدیلات سے سطح اندرونی ہوگیا ۔ زمین کے طبقات دس میل عمق مین علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے کے بعد پے در پے سلسلہ وار پائے جاتے ہین ۔ بر آمد سطح بالائی زمین پانی سے بہہ کر سمندر کی تہ مین جانے سے کسی زمانہ مین خشکی کی سطح ہوجائیگی ۔ اندرونی صدمون اور انقلابون سے نشیب و فراز اوس مین ظاہر ہوجاوین گے انہین سے یون بنے پہاڑون پر جدید سطح معلوم ہوتے ہین ۔ اجسام نامیہ جو ہوا کی تاثیر سے پتہر ہوگئے ہین اون مین سے نباتات کے ڈہانچون کے عوض اون کے نقش رہ گئے ہین ۔ وہ صاف نظر آتے ہین ایک حیوان کے ڈہانچہ سے دوسرے حیوان کے ڈہانچہ کا زمانہ معلوم ہوسکتا ہے ۔ بعض جانور جو اب نہین ہین اونکا سرگین پتہر بنا ہوا ملا ہے اوس کے درمیان سے مچھلیون کے دانت اور اوس کے اوپر کے فلوس ملتے ہین جن سے اون کی خوراک اور طرز معیشت معلوم ہوتی ہے ۔ اور بعض حیوانات کے سرگین مین جانورون کی ہڈیان ملتی ہین جو پتہر ہوگیا تہا ۔ ہوا اوپر سے پتلی اور نیچے سے دباؤ کے سبب گاڑہی ہے یہی حالت سطح اور مرکز زمین کی ہے ۔ جب شروع مین سطح پتلا بنا تہا ۔ اضطراب مثل زلزلہ وغیرہ کثرت سے رہتے تہے ۔ اور جب پورا دلدار بن گیا تو ویسا اضطراب نرہا کشش کہربائی جو جنوب سے شمال کی طرف ساری ہے اور محوری گردش جو قطبین کے نقطون پر آکر ختم ہوتی ہے ۔ جہان منطقۂ حارہ کی ہوا کے ساتھ برف مین چلنے سے کبھی کبھی کسی قدر الیسا روشنی سے فائدہ پہونچاتی ہے جیسا قمر کا فائدہ جو بدر کی حالت سے قریب نصف یا ثلث کے کم ہو جیسے ضوء شمالی کہتے ہین ۔ جنوبی ۔ اور شمالی سونے والا بہ نسبت شرقی اور غربی سونے والے کے جتنا فائدہ پاویگا اوس کا مخالف سونے والا اوس سے محروم رہیگا کرۂ زمین خط استوا سے شمال مین جس قدر عجیب و غریب اجسام نامیہ اور غیر نامیہ رکہتا ہے جنوب کی طرف ویسا نہین رکہتا جس قدر خشکی کے حصہ مین جنوب کی طرف اون کے نوکدار سرے ہین جنہین

پراس کہتے ہین۔ اور شمال کی طرف وہ چوڑے اور پھیلے ہوئے ہین۔ جذب مقناطیسی خط استوا سی قطب
شمالی کی درمیان جہان کہین ہوگا اوسکا میلان شمال ہی کی طرف ہوگا اور خط استوا سی قطب جنوبی تک جہان ہوگا اوسکا
میلان قطب جنوب کی طرف ہوگا چنانچہ قطب نما کی سوئی اگر خط استوا سی جنوب کی طرف ہو تو سوئی جنوب کی طرف ہوگی
جیسے شمالی حصہ مین شمال کی طرف رہتی ہے۔ اور وسط کی حالت مین خاص خط استوا پر قطبین کے خط پر عمود ہو جاویگی اور وقت اندر زلزلہ کی جذب مقناطیسی
جاتا رہیگا۔ اور یہہ امر اس بات کا مثبت ہی کہ جذب کہربائی کی تاثیر جنوب سے شمال کی طرف ہے قطب
جنوبی کو مبدا اور شمالی کو منتہے سمجھنا چاہئے۔ جبکہ اندرونی سیال آتشین کی نہرین شگافون سے بہلے
اگر منجمد ہوتی تھین اوس وقت کشش کہربائی نے جو سب کی بانی اور سب اوس سے بنتی ہین اپنی قوت
کی اوس خاص ترکیب سے خشکی کے سطحون کو موجودہ صورت مین کر دیا۔ بجلی بے وزن ہے اور سب خلا اور
ہر ایک جسم مین موجود ہے روشنی بجلی کے اثر کی مطیع ہے۔ بجلی کی حالت جمود جب دفع کی جاتی ہے۔
تب ہمکو محسوس ہوتی ہے۔ اس کی ذات معلوم نہین کہ کیا ہے۔ بجلی کہین کم کہین زیادہ ہے۔ زیادہ
کا نام موجبہ اور کم کا نام سالبہ ہے۔ اگر دو چیزون مین بجلی ایکسی ہوگی تو اون مین تنافر پیدا ہوگا اور جو
ایکسی نہو۔ مختلف القسم ہو تو تجاذب ہوگا۔ بجلی بعض جسمون مین کم اور بعض مین زیادہ آسانی سے سرایت
کرتی ہے جن کو موصل اور غیر موصل کہتے ہین۔ بجلی کی چنگاری ایک ثانیہ کے ۱۱۵۲۰۰۰ وقت
کے حصون مین سے ایک ہی حصہ ٹھہر سکتی ہے۔ یہہ عرصہ بیحد کم ہے۔ اور اسکی سرعت حسب سرعت
روشنی کے ہے جو ایک ثانیہ مین قریب دو لاکھ میل کے ہے جو آواز کی رفتار سے دس لاکھ حصہ زیادہ ہے زمین
اور ہوا بجلی کے مورد ہین جب منطقہ حارہ مین ہوا کا حصہ زیرین گرم ہو جاتا ہے اور حصہ بالا سرد رہتا
ہے اور ہوا اوپر چڑھ کے قطبون کی طرف چلتی ہے۔ اور قطبون سے زمین کو مس کرتی ہوئی اوس نقطہ کی طرف
جو محاذی آفتاب کے ہے برف کے ذرون مین ہو کر سریان کرتی ہے تو وہ روشنی اوس سے پیدا ہوتی ہے
جسے ضوء شمالی کہتے ہین جب وہان کئی ہفتون کی اندھیری راتین ہوتی ہین۔ تب وہان کے چہلند ار
اوس سے فیضیاب ہوتے ہین۔ بجلی بادلون سے بہی نیچے اوتاری جاتی ہے۔ بجلی کو پیدا کرنے کے وقت
چیخ کی آواز آتی ہے۔ اور روشنی کی چمک اور چنگاریان ریشمین یا پشمینے کے کپڑون کے یکایک اوتار ڈالنے
اور بلی کی پیٹھ سہلانے اور بالون مین کنگہی کرنے سے معلوم ہوتی ہین۔ بجلی کے وسیلہ سے علاوہ کم قیمتہ
دہات بیش قیمت دہاتکے ملمع کرنیکے پہولون پر بہی ملمع کیا جاتا ہے جن سے رنگ بدل جاتا ہے۔ اور صورت
مین کچہہ تبدیلی نہین ہوتی۔ تار برقی فوراً خبرون کا آنا اسی سبب سے ہے۔ سطح زمین کا جذب سب پر مساوی
ہے۔ آسمانی پتھر بہی ہوا سے بچکر زمین پر آجاتا ہے۔ ہوا پانی سب جذب کے تابع ہین۔ کوئی شے کیسی

یہی حالت ہین ہو زمین کے سوا کہین جا نہین سکتی یہانتک کہ قمر بھی اوس کے جذب کے تابع ہے لیکن حرکت
دوری جو اوس کو گرد زمین کے ہے۔ وہی متنقل المرکز ہونے سے معاونت کرتی ہے۔ اور ایک خاص مقام
سے آگے نکلنے نہین دیتی۔ اگر حرکت دوری ناگہان جاتی رہے تو چاند جذب کے سبب زمین سے بہانتہا
زور سے چھوٹے اور ایسا صدمہ ہو جس سے نہایت بڑا شعلہ آتشین پیدا ہو جاوے۔ اور زمین کو بھی آگ
سے جا لگے جس سخت صدمہ پہونچنے کے سبب سے زمین کے حجم سے ہزارون درجہ بڑا شعلہ پیدا ہو جاوے
کسلئے کہ جذب باندازہ کلانی و خوردگی جسم مجذوب کے ہوتا ہے۔ اشیاء ہوائیہ سیال حالت مین [illegible] جاتے
ہین۔ اور تمام اجسام کے ذرون کے درمیان کشش اتصالی کی قوت رہتی ہے۔ اور اونکو منجمد
رکھتی ہے۔ اور کرہ کی شکل مین لاتی ہے۔ زمین پر اسی جذب کے سبب حرکت دائمی کی کوئی مثال
نہین دیکھاتی۔ یہہ بھی ثابت ہے کہ ہر ایک ذرہ مالیعات کا جو نہایت چھوٹا ہے حرکت مین ہے۔ پانی کے اجزاء مادیہ دائمی
حرکت رکھتے ہین کلان بین آلہ کے وسیلے سے مالیعات کے قطرون مین گرداب دیکھے گئے ہین اجزاء ہوائیہ کی انفصال اور اجسام
حیوانی و نباتی وغیرہ کے بننے اور گلنے سے مجسمات بحری مین جیسے انتقال جلد ظاہر ہوتی ہے پانی سیالیات کا نمونہ سمجھا جاتا ہے اور اوسکا دباؤ سب
جہت مین یکسان ہے سمندرون کی سطح مقوس ہوتی ہے بخارات کے صعود کو ہوا کا دباؤ روکتا ہے [illegible] کل پانی زمین کا بخارات
کی شکل مین زمین کے گرد رہتا پانی کا بہاؤ فراز سے نشیب کو ہے لیکن حقیقت مین جذب کی حالت خواہ
سیال ہو یا منجمد جنوب سے شمال ہی کو ختم ہوتی ہے۔ زمین کی بالائی سطح جو منجمد ہے۔ اور اندر رفتہ
رفتہ وہ انجمادی حالت سے سیال حالت مین آتی جاتی ہے۔ گویا ایک مجوف گولہ ہے۔ جسکے اندر دریائی
آتشین بھرا ہوا ہے۔ لیکن یہہ ظاہر ہے کہ انجماد سے سیال حالت زیادہ سطح کو گھیریگی۔ اور سیال سے
بھاپ یا ہوائیہ حالت بہت ہی زیادہ سطح کو اپنے پھیلنے کے لئے چاہیگی چنانچہ ایک انچ مکعب پانی کے
بخارات سترہ سو مکعب سطح مین پھیلینگے۔ پس اگر زمین کے اندر کا دریائے آتشین سرد ہو جاوے تو
وہ نہایت درجہ سکڑ جاویگا۔ اور یہہ کرہ زمین جو مصمت ہے مجوف ہو جائیگا اور اوس کے بھرنے کے
واسطے جو اجزاء زمین کے کشش مرکزی کی طرف رجوع کرین تو یہہ کرہ کی سطح جو پھیلا ہوا زمین ہے [illegible] میل
مربع ہے سکڑ کر نہایت درجہ چھوٹا ہو جاوے۔ کرہ زمین جو مصمت ہے اور باعتبار مصمت ہونے کے
پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے۔ کیسلئے کہ جس کا محیط ۲۴۰۰۰ میل اور محور ۸۰۰۰ میل ہے
بنا جاوین کی مساحت تقریباً اسیقدر ہوگی۔ زمین کا ٹھوس ہونا اضافی ہے حقیقی نہین زمین مین
درجہ تخلخل اور تجویف ہے جہان تخلخل زمین مین منجمد کاری جاتی ہے وہ [illegible] ہوئیت کر جاتی ہے
جہان منجمد ہوتی ہے وہان تخلخل کے سوا کوئی ذرہ زمین کا نہین ہوتا اور ان مین سب ذرات

وہان کے جا سماتے ہین اسی وجہ سے ہر ایک لکڑی مین کیل بآسانی ٹھونک دی جاتی ہے جن چیزون مین
تخلخل کم ہے اوس مین میخ یا کیل دقت سے ٹھوکی جاویگی مثل پتھر لوہا وغیرہ کے۔ اور جن مین تخلخل زیادہ
ہے آسانی سے میخ یا کیل چلی جاویگی۔ مثل اسفنج۔ روئی وغیرہ کے۔ اگر کرۂ زمین یہانتک سکڑے
کہ کسی طرح پر اوس مین تخلخل نرہے تو یہہ اتنا بڑا کرہ جو پورے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے فقط ایک
چھوٹی سی گیند کی برابر مقدار مین رہجاوے زمین کے اندر کے دریاے آتشین کی موجین اور لہرین سطح زمین
مین دراڑین ڈالدیتی ہین جس مین لاوا مانند رگون کے پھیلجاتا ہے جو پہاڑ اور غار کا موجب ہے۔ اور بعض مین
سے لاوا یعنی سیال مادہ خارج ہوتا رہتا ہے جنہین آتش فشان پہاڑ کہتے ہین۔ بہت سی اشیا ہوا
پانی مین ایسی ہین جو سخت تر پتھرون کو گلا دیتی ہین۔ پہاڑون کے اندر بہی طبقات مختلف ہوتے ہین اور
پہاڑون کی چٹانون مین ہوا اور پانی کے سبب تغیرات واقع ہوتے رہتے ہین۔ کرۂ زمین کی حالت ایسی ہے کہ ۳۰ میل
تک منجمد چھلکا ہے اوس کے اندر قریب ۸ ہزار میل گہرائی تک رقیق مادۂ آتشین کا دریا ہے۔ ۳۰ میل منجمد
چھلکے کے باہر سیال یعنی پانی جس کا زیادہ سے زیادہ عمق ۹ میل تک ہے۔ اکثر حصہ زمین کو گھیرے ہوے اور کل
سطح زمین کو ۴۵ میل کی گہرائی مین گھیرے ہوئے ہین۔ جب یہہ کرہ روشن بہاپ کی حالت مین تہا تو
کئی عنصرون کو مجتمع کئے ہوئے تہا چنانچہ لاوا رقیق مادۂ آتشین ہے۔ اور جب سرد ہوکر پتھر بنجاتا ہے
اوس مین کئی چیزین ملتی ہین۔ اس سبب سے ایک تو وہ خود مرکب ہے دوسرے طبقات زمین کے
شق ہونے سے اون شقوق کے بیچ مین ہوکر آتا ہے۔ اون طبقون کے اجزا کو بھی ساتھ لیکر نکلتا ہے
اقسام پتھر اوس کے شاہد حال ہین جو اوس کے ٹھنڈے ہونے سے بن گئے ہین۔ اور ۳۰ میل کا چھلکا
سطح زمین تو مختلف دھاتون اور چٹانون کا ہے۔ اور کئی مفردات سے یہ سطح مرکب ہے۔ مثل گندہک
چاندی۔ سونا۔ سیسہ۔ تانبا۔ قلعی۔ پارا۔ لوہا۔ وغیرہ۔ اور اون کے باہمی مرکبات سے بھی مرکب ہے
جیسے شنگرف۔ نیلا تھوتہ۔ پیتل وغیرہ۔ اور سطح پر جو عالم نامیہ آباد ہے مثل درختون اور جانورون کے
وہ بھی مرکب ہین۔ پانی دو مفردون سے بنا ہے۔ اور بھی کئی چیزین اوس مین ملی رہتی ہین۔ اور ہوا
تین سیال ہوائیہ سے ملکر بنی ہے اور کچھہ کم چوتھی چیز بھی اوس مین شامل ہے۔ ان چارون کے سوا
اور بھی کئی اشیا اس مین شامل ہین۔ ان تینون مین ایک شے وہ ہے جو آگ اور بتی کو جلاتی
ہے۔ چنانچہ جبتک ہوا بتی کو پہونچتی رہتی ہے چراغ جلتا ہے۔ اور جب ہوا نہ پہونچے چراغ فورًا بجھ
جاتا ہے۔ فانوس مین بتی جلا کر اوپر سے ڈھک دو کہ ہوا اندر نجاوے فورًا بتی بجھ جاویگی۔ پس اس
شے کو جو ایک مفید عنصر ہے۔ آتش زا کہین تو بجا ہے۔ اور دوسرا جزو وہ ہے جو آگ اور بتی کو بجھا دیتا ہے

چنانچہ جب فانوس جس میں بتی روشن ہے ڈھکا جاوے تو وہ جزو ہوا کا جو بتی کو جلاتا ہے جلکر فنا ہو چلیگا
اور دوسرا جزو بجھانے والا رہجاویگا۔ وہ فوراً بتی کو بجھا دیگا اس حالت میں اس کا نام آب زا ہونا انسب
ہے۔ ان دونوں کی مناسبت ایسی ہے کہ نہ جزو اول تمام دنیا کو جلا سکتا ہے اور نہ جزو دوم کل کائنات
دنیوی کی حرارت بجھا کر بربادی پیدا کرسکتا ہے۔ اور جزو سوم زہریلی ہوا ہے جو حیوانات کے تنفس اور عام
چیزوں کے گلنے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور نباتات کے کام آتی ہے۔ اور اسی طرح نباتات کا تنفس
حیوانات کے لئے مفید ہے۔ اگر جزو اول ہوا میں نہو تو عالم نامیہ نیست و نابود ہو جاویں۔ ہوا کی رفتار
کے سبب جو باقاعدہ اور بے قاعدہ ہے کیسے تیز طوفان خوفناک اوٹھتے ہیں جس سے اشیاء کا پھینکا
جانا اور لوٹنا اور برباد ہونا ہوا کرتا ہے۔ اور باقاعدہ رفتار ہوا کی خط استوا کی گرمی کا اور بے قاعدہ
بالائی سطح زمین کی ناہمواری کا سبب ہے۔ اگرچہ یہ ناہمواری اوس کی درازی محیط اور کلانی کرہ کی نسبت
خیال کرنے سے ایسی نہیں کہ کرویت میں فرق ڈالے۔ اسکے علاوہ ہوا میں بجلی کا اثر دہشتناک بہت
بڑا ہے سطح پانی اور اجسام نامیہ اور جاے نمناک سے جو بخارات اوٹھتے ہیں اون میں سے کچھ ہوا
میں رہتے ہیں اور کچھ برسا کرتے ہیں۔ اور انھیں بخاروں کی فراہمی کو بادل کہتے ہیں جو سورج کی شعاعوں
کو زمین تک بخوبی گذرنے نہیں دیتیں۔ اور انھیں بادلوں میں بجلی نمودار ہوتی ہے اور اپنے عجیب و غریب کرشمے
دکھاتی ہے سورج کی شعاعیں جیسے اب سطح ہوا میں گذرجاتی ہیں ویسی زمانہ قدیم میں نہیں گذرتی تھیں
اسلئے اوس وقت تاریکی عام تھی۔ بلکہ جسقدر اون کا گذرنا سطح آب میں ہوتا ہے اوتنا بھی نہ تھا سطح
پانی میں اب اون کا کسی حد تک بدفعات کم ہوتے ہوئے گزرنا ہوا کرتا ہے۔ روشنی کا یہہ قاعدہ ہے کہ جو چیز
مصفا ہو مثل آئینہ کے اوس سے پار ہوجاتی ہے۔ اور جو سطح مجلا ہے اوس سے پار نہیں ہوتی۔ مگر انعکاس
کرتی ہے اور سطح مکدر سے نہ تو پار ہوتی ہے نہ انعکاس ہوتا ہے۔ روشنی کی شعاع ایک خط سمجھی جاتی ہے
جو اجزاء صغار سے بنی ہوئی ہے جو کسی جسم منور بالذات سے نکلکر آنکھ تک آتی ہے۔ اجزاء نور کی چھوٹائی
اس سے ظاہر ہے کہ جو جانور کلان بین سے دیکھے جاتے ہیں اون کے اجزاء خون اوس گول دانہ سے
جس کا قطر ایک [illegible] واں حصہ ہے جو چھوٹی مونگ کے دانہ کی برابر ہے۔ اس قدر چھوٹے ہیں
جسقدر وہ گول دانہ سارے کرہ زمین سے چھوٹا ہے۔ اور باینہمہ کوچکی اجزاء خون بہ نسبت دانہائے
نور کے ایسے بڑے ہیں جیسے پہاڑ بمقابلہ ایک ذرہ کے۔ لیکن یہ بیان مطابق مذہب طلوع* کے ہے
جس سے آخر کو روشنی معدوم ہوجاویگی۔ اور تاریکی عام پھیل جائیگی جو کہ مذہب طلوع ظہور قدرت الٰہی

* روشنی کے بارہ میں کئی خیال ہیں منجملہ اون کے دو مذہب مشہور ہیں ایک مذہب طلوع دوسرا مذہب تموج۔ ۱۲ منہ

کے مطابق نہین معلوم ہوتی اسلیئے مذہب تموّج کے موجب شعاع روشنی کی ایک سلسلہ موجون سے جو
کسی جسم منور بالذات سے پیدا ہو کر آنکھ تک آتی ہے۔ بنی ہوئی سمجھی جاتی ہے سب اجسام مین روشنی
ممتص ہوتی ہے کسی مین کم اور کسی مین زیادہ صاف سمندر کے پانی مین ۵۰ فیٹ عمق پر روشنی آفتاب
کی صرف روشنی قمر کے برابر رہ جائیگی۔ اور روشنی آفتاب کی روشنی قمر سے ۹۰۰۰۰ حصہ زیادہ ہے۔ پس
اگر ۹۰۰۰۰ بدر جو مل کر آسمان کو ڈھک لین تو چاندنی رات ۹۰۰۰۰ بدر دن کے سبب دن
کی برابر ہو جائیگی۔ اجسام شفاف اور غیر شفاف اور رنگین یا اس طرح سمجھین کہ اجسام ایک تو وہ ہین جن
مین سے روشنی دکھائی دیتی ہے۔ دوسرے وہ جن مین سے اجسام دکھائی دیتے ہین تیسرے ایسی
ہین ہوا ون مین سے روشنی نہ اجسام کوئی بھی نظر نہین آتا جب ایک شعاع روشنی کے ایک وسط سے
دوسرے مین داخل ہوتی ہے۔ جیسے ہوا سے پانی مین تو دوسرے وسط مین ہو کر اپنے راستے سے
منتقل ہو جاتی ہے اسکو انحراف الضوء یا انکسار الشعاع کہتے ہین۔ ایک خالی عمیق ظرف مین روپیہ
رکھو اور اوس کے گرد ایسے کھڑے ہو کر روپیہ کا کچھ کنارہ نظر آوے پھر اوس مین پانی بھرو روپیہ
نظر آویگا اسی سبب سے سورج قبل طلوع اور بعد غروب نظر آتا ہے اور اشیا اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی اور چپٹی معلوم
ہوتی ہین۔ موجودات مین بے انتہا اقسام کے رنگ جو روشنی ہی دکھائی دیتی ہین موجود ہین اگر ایک شعاع
روشنی کے مکعب شیشہ کے اضلاع محاذی مین ہو کر گذرے تو بغیر تبدیل کے نکل جاویگی۔ اور جو وہی شعاع
جسم مثلثی منشور مین ہو کر گذاری جاوے تو جو ضلع شعاع پر عمود ہے اوس مین شعاع منشور کے محور کلان کی جہت
جھکی ہے ویسی پڑیگی۔ لیکن محور خورد کی جہت مین پھیلتی ہوئی نہایت روشن رنگین ہوئی شعاعین
نظر آوینگی یعنی سرخ۔ نارنجی۔ زرد۔ سبز۔ آسمانی۔ نیلا۔ ارغوانی۔ ان مین سرخ۔ زرد۔ آسمانی
اصلی ہین نارنجی۔ سبز۔ نیلا۔ ارغوانی مرکب اصلی رنگون کی ترکیب سے سفید رنگ بنتا ہے منجمد چھلکا
زمین کا ۳۰ میل بہت ہی کم جسامت کا بہ نسبت اندرونی رقیق مادہ اور بیرونی سیال مادہ کے ہے
ہو فیٹ کے عمق پر ایک درجہ حرارت کا بڑھتا ہے ۲۵ گز ۱۷ گز ۷۶۰ گز ۳۳ گز ۹۷ گز عمق مین مختلف
کانون مین جو مختلف جگہ مین ہین یہ اندازہ صحیح پایا گیا ہے ۲۵ میل سے ۳۵ میل کی گہرائی تک جو یہ اندازہ
اونچی پہاڑیون سے قریب پانچ گنے کے زیادہ ہے تمام سخت چیزین سیال حالت مین ہونگی۔ لہذا زمین کا چھلکا
انجماد ۳۰ میل سے زیادہ نہین۔ اگرچہ اس مین محققون نے اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ۳۰ میل بسبب
بیان کیا کہ نیچے کے طبقہ مین بہ نسبت متصل سطح زمین کے طبقے کے حرارت سستی سے بڑھتی ہے۔ لہذا ٹھوس
چھلکا قریب دو سو میل کے دلدار ہونا چاہیئے کسی نے بسبب انقلاب یعنی پیچھے ہٹنے دونون نقطون اعتدال

جو خط استوا اور خط منطقۃ البروج کے تقاطع ہونے سے ہوتے ہیں جن کے رفتہ رفتہ محور زمین کے میلان کا رخ بدل جاتا ہے۔ پس جو ثوابت اہل سلف نے لکھے ہیں اب وہ ٹھیک نہیں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کی روزانہ حرکت کے سبب سے خط استوا اور اوس کے اطراف میں مادہ ارضیہ کے اجزا بہت جمع ہوتے ہیں اور آفتاب و ماہ اسی زیادتی مادہ کے باعث خط استوا کو بہ نسبت اور قطعات زمین کے کھینچتے ہیں چنانچہ اگر کوئی ثابتہ کسی نقطہ اعتدال یا راس سرطان یا راس جدی کے ساتھ قران میں ہو اور آفتاب ان دونوں کو ایک ہی وقت چھوڑ کر دورہ شروع کرے تو ضرور ہے کہ آفتاب اسی نقطہ اعتدال تک یا راس سرطان یا راس جدی تک ۲۰ دقیقے ½۲۰ ثانیے زمانی یا ۵۰ ثانیے مکانی اس ثابتے سے پہلے پہونچے۔ کیونکہ نقطتی الاعتدال ہر برس ۵۰ ثانیہ مکانی پچھم طرف برخلاف سالانہ حرکت آفتاب کے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور جب آفتاب اسی نقطہ اعتدال یا راس سرطان یا راس جدی تک پھر پہنچتا ہے تو سال شمسی تمام ہوتا ہے۔ اور جس وقت ثابتہ مذکور تک جاتا ہے اسکو سال کوکبی کہتے ہیں سال شمسی کے ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ دقیقے ۵ ثانیے ہوتے ہیں اور سال کوکبی کے ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے ۹ دقیقے ½۹ ثانیے کا ہوتا ہے پس کوکبی سال ۲۰ دقیقے ½۲۰ ثانیے سال شمسی سے اور ۹ دقیقے ½۹ ثانیے سال قیصری سے بڑا ہوتا ہے اور سال قیصری ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے کا ہوتا ہے اسی سے اہل فرنگ ایام کا حساب کرتے ہیں چونکہ آفتاب تمام منطقۃ البروج کو جس میں ۳۶۰ درجے ہیں ایک سال شمسی میں قطع کرتا ہے پس ظاہر ہے کہ ۵۹ دقیقے ۸ ثانیے ہر روز طے کرتا ہے اور ۵۰ ثانیے مکانی ۲۰ دقیقے ۷ ثانیے زمانی میں جاتا ہے۔ اور جب آفتاب اسی نقطہ یا راس مذکور تک پہونچتا ہے تو ۵۰ ثانیے مکانی ثابتہ تک پہونچنے کو باقی رہجاتی ہیں۔ پس اس صورت میں حساب کی رو سے بہ نسبت ثوابت کے نقطتی الاعتدال اور آفتاب ۲۱۶۰ برس میں ۳۰ درجے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اسی سبب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ثوابت بہ نسبت بروج کے آگے بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ بروج تو بلحاظ اشکال بروج کے بحساب نقطتی الاعتدال کے ایک ہی جگہ سے چلتے ہیں۔ پس ۳۶۰ درجے میں ۲۵۹۲۰ برس چاہئیں تب پھر بوضع سابق ثوابت معلوم ہوں گے جو ستیارے اب خط سرطان اور خط استوا اور خط جدی کے متوازی دوائر پر گھومتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۱۲۹۶۰ برس میں تغیر کا آغاز مدت کے بعد اوسی قدر عرصہ میں انحطاط پاتے ہوئے ۲۵۹۲۰ برس کے بعد پھر اونہیں دائروں پر اسی قدر عرصہ میں گھومتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اسلئے ٹھوس چھلکا ۸۰۰ یا ایک ہزار میل کی موٹائی کا تسلیم ہونا چاہئے اور کسی لئے اس وجہ سے ایسا ظاہر کیا ہے کہ دریائے اٹلانٹک جس کا قطر ۲۰۰۰ میل ہے بغیر ۲۷۰۰

میل ولدار چھلکے کی مضبوطی کے قایم نہین رہ سکتا اور کسی نے انھین دلائل کی مطابقتون سے یہہ نتیجہ نکالا ہے
کہ منجمد اور غلیظ چھلکا زمین کا ۱۰ میل سے کم اور چھ سو میل سے زیادہ نہین ہوسکتا۔ اور یہہ جو بیان کیا گیا
کہ ۲۵ میل سے ۵۰ میل تک چھلکا ٹھوس ہے اس کی وجہہ مدلل اور معتبر بیان ہو چکی۔ اگر زمین کو نارنگی
خیال کرین اور درستی کے ساتھہ کاغذ کی تہہ اوس کی سطح پر لگادین تو وہ تقریباً زمین کا اور اس ٹھوس
چھلکے کا جو زمین کے گرد محیط ہے اندازہ بتا سکتا ہے۔ کرہ زمین کا قطر ۷۹۱۲ میل اور نصف قطر ۳۹۵۶
میل اور ٹھوس چھلکا قریب ۳۰ میل کے سطر ہے جو ۱/۲۶۴ کل قطر کا اور ۱/۱۳۲ نصف قطر کا ہوا سو یہی اندازہ
ٹھیک اور درست ہے اور جس عرصہ مین کہ ہوائیہ محرور گولہ سرد ہوکر سمٹا اور زمین بنا اوس عرصہ کا اندازہ
کرنا غیر ممکن ہے۔ اسی طرح اندرونی آتشین دریا کا جزر و مد اور اوس کے سبب سے گھٹاؤ اور بڑہاؤ اور
پہاڑون اور غارون کا ہونا اور چاند سورج کی کشش کے نتیجے ایسے اہم امور ہین کہ اون کا ادراک نہایت
درجہ مشکل ہے۔ سیال اشیاء مرکبات کی سیلاب منجمد سطح زمین مین بڑے بڑے شگاف ڈالکر سوراخ کردیتی
ہین اور یہان دریدہ شگافون سے پتھرون کے رقیق مادون کی لہرین نکلتی رہتی ہین اور باہر آکر ٹھنڈی ہو ہوکر
پتھر کی شکل مین منجمد ہو جاتی ہین۔ پہاڑون کا بننا اسی طرح ہوا اور کئی طرح کی معدنیات
انھین شگافون سے باہر آئین اندرونی پرانی چٹانون کے آرپار ہونے سے تانبا۔ جست۔ سیسہ
وغیرہ کا موجود ہے۔ بہت سے شگاف سیدہے ہون یا ترچھے اوسی سیال مادہ کے ابھرنے سے جو سطح تک
نہین پہونچتا اوس کے بھر جانے سے بند ہوجانے کے سبب ہوتے ہین اور سطح تک نہ پہونچنے کے سبب
وہان گرد ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن یہ ایسا زور آور نہین ہوتا کہ اپنا راستہ زبردستی سے بنائے اور بعض حالت
مین اوسی سیال مادہ کے سکڑ جانے سے غار بن جاتے ہین شروع کا زمانہ مین سطح زمین اونچی نیچی
نشیب و فراز کے ساتھہ سمٹی ہوئی اور شگاف دار تھی جس قدر انجماد ہوتا گیا اوس کی خشک اور گرم سطح زیادہ
پھیلاؤ سے بھری ہوکر شگافون اور چھیدون مین داخل ہوتی گئی۔ بھاپ کی حالت مین اوس
بے انتہا پانی کے ڈھیر کو جو ہوائیہ سیال حالت مین تھا جسکو درحقیقت اوڑتے ہوئے پانی کی بارش
سمجھنا چاہئے وہی ہوا کے دباؤ سے سمندر بنا جب ابتدا مین پانی کسی قدر سرد ہوکر زمین پر گرتا
تھا تو بھاپ سے تبدیل ہوکر ہوا مین بلند ہوجاتا تہا۔ اور پھر گر پڑتا تھا۔ جہان تک کہ سطح زمین مناسب
سردی کی حالت مین نہ آگیا یہی حالت رہی کیسلئے کہ گرم سطح پانی کو جلدی بھاپ بنا دیتا تھا مگر سردی
نے انھیں کو زمین پر فراہمی سے قرار دیا۔ اب حرارت سورج کی جبکہ اوس کی شعاع سیدہی پڑنے
سے زیادہ ہوتی ہے۔ تب بھی بھاپ کثرت سے چڑھتی ہے اور بارش ہوکر برس جاتی ہے۔ زمین کا

محور اوسکے مدار پر ترچھے ہونے سے شعاعون کا سیدھا اور ترچھا پڑنا سطح زمین پر ہوتا ہے۔ اس سبب سے
بہار اور گرمی اور خزان اور سردی کے موسم بدلتے رہتے ہین۔ سو گرمی مین زیادہ اور سردی مین کم بھاپ
اوٹھتی ہے۔ مگر ایسا کبھی نہین ہوتا کہ زمین سے بھاپ اوٹھکر ہوا مین نجاوے۔ بھاپ علاوہ پانی کے
سطح کے تمام عالم نامیہ سے خارج ہوتی ہے۔ سطح پانی اور سبزہ زار پر سردیون مین دھوان اوٹھتا ہوا
دیکھتے ہین وہ بھاپ ہی ہے جو سردی کے سبب انضمالی حالت مین دھوئین کی مانند نظر آتی ہے۔ اور
گرمیون مین پھیلاو سے نہین دکھائی دیتی جیسے سردیون مین اپنے مونھہ سے آدمی بھاپ نکلتے دیکھتے ہین
اور گرمیون مین نظر نہین آتی۔ تمام چیزون کو سیال اور ہوائیہ کرنا حرارت کا کام ہے۔ جسکے سبب سے
بڑے بڑے ڈھیر پانی کے بھاپ ہو جاتے ہین۔ اونھین سببون سے کس زور شور سے بادل گرجتا ہے
بجلی چمکتی ہے۔ اور موسلا دھار پانی برسا کرتا ہے اور پانی اور بجلی کی کس شان سے لڑائی ہوتی ہے
جس سے پانی کی فتحیابی سمجھی جاتی ہے۔ پانی قریب تین چوتھائی کے محیط زمین ہے اور قریب ایک چوتھائی
کے خشکی نمایان ہے۔ لیکن بخارات کا اوٹھکر ہوا مین جانا اور بادل ہوکر برسنا اس سے پانی کا تمام
سطح پر محیط ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ پانی کے وزن سے $\frac{۱}{۸۱۴}$ حصہ کم ہوا کا وزن ہے اور ہوا کا دباو ایک انچہ
مربع پر ساڑھے سات سیر ہے۔ ہوا کی بلندی ۴۵ میل سے زیادہ نہین یہ حد وہین ہوگی جہان
قوائے جاذبہ المرکز اور مستنفر المرکز آپس مین موازن ہون۔ ہوا کے وسیلے سے آواز ہر جگہہ پہونچتی ہے۔ آواز
کی رفتار ایک ثانیہ مین ۱۱۴۰ فیٹ ہے۔ قیاس اس بات کا مقتضی تھا کہ تمام و کمال سطح زمین پانی سے
ڈھکی رہے اور کہین سے زمین برآمد نہو اور فی الحقیقت ایسا ہی تھا۔ تقریباً ربع مکشوف تو درکنار ربع
درجہ بھی منجملہ ۳۶۰ درجات زمین کے کہین ظاہر نہ تھا اور ایسی ترتیب تھی کہ یہہ کرۂ خاکی پانی سے
اور پانی ہوا سے محیط تھا۔ لیکن اندرونی دریاے آتشین کے جزر و مد سے اس منجمد سطح مین شگاف ہو
اوس سے رقیق مادہ نکل کر سردی سے جمتے جانے کے باعث اس ترتیب مین خلل آگیا۔ اس مین بھی شک
نہین ہے۔ کہ قدیم زمانہ مین کیمیائی کارروائیون کی ترتیب و ترکیب اشیاء کی جیسی کثرت تھی اب ویسی
نہین بلکہ اوسی انداز سے اب اوس کی قلت ہے۔ جبکہ تھوڑی گہرائی پر حرارت غایت درجہ زیادہ تھی۔
جو اب ویسی نہین ہے۔ زمین منجمد کا چھلکا کئی تبدیل شدہ حصون مین مرکب ہے مفردات سے مرکبات
بنے پھر اون مرکبات کی آمیزشون سے دوسرے مرکبات کا ظہور ہوا۔ یہ امر خلاف قیاس نہین ہے کہ جب ہوائیہ
گرم کرہ فضاے بسیط کائنات مین وسعت کے ساتھ پھیلا ہوا تھا پھر منجمد ہونے لگا تو جسقدر سطح منجمد
ہوتے جاتے تھے اوسکو اندرونی سیال رقیق مادہ ہمیشہ حرکت مین رکھتا تھا۔ اور شگافون سے برباد کرتا

رہتا تھا حالانکہ وہ سطح خود بھی گرم تھا اور چندان منجمد نہ تھا اور جو سمندروں سے گھرا ہوا تھا وہ پانی بھی
گرم اور گدلا رہتا جو بھاپ ہو کر بلند ہوتا اور ہوا مین نہ ٹھیرنے سے گرتا رہتا تھا اور سطح کی بھی گرمی
قریب قریب پگھلتے ہوئے مادہ کے تھی غیر معلوم عرصہ کے بعد جب ایسی حالت ہوئی کہ سطح زمین
زیادہ سرد ہو کر چندان گرم نہ رہا۔ اور پانی نے بھی بھاپ بننے اور برسنے سے کچھ قرار پکڑا اور اندرون
دریائے آتشین کی موجون نے کرہ منجمد کی پوری گولائی نہ رکھی اور پہاڑ غار ہونے سے قریب قریب
سکون کے منکشف ہوا اوس وقت بھی منطقہ حارہ ایسا گرم رہتا ہے کہ سبب سے وہان کی زمین بھی ویسی
ہی سخت گرمی سے اوسی درجہ متاثر تھی جو قابل آبادی اجسام نامیہ کے نہ تھی۔ اور معلوم ہوتا ہے
کہ جیسی اب گرمی منطقہ مذکورہ پر ہے اوس سے سوا قطبون پر تھی۔ جہان اجسام نامیہ کے ہونے کے
نشانات پائے جاتے ہین۔ اور جہان اب سردی کے سبب اون کی کمی بلکہ نیستی ہے۔ جبکہ
خط استوا کی حالت اوس گرمی سے سردی مین اس درجہ تک آئی کہ عالم نامیہ وہان آباد ہو سکین
تب قطبین پر اوس کے بالعرض ترچھی ہونے شعاعون سے ایسی سردی ہوئی کہ عالم نامیہ کی آبادی ہی
کسی وقت مین منطقہ حارہ غیر آباد رہا اور قطبین پر آبادی تھی۔ اب قطبین غیر آباد ہین اور منطقہ
حارہ آباد ہے یہہ بات کہ منطقہ حارہ مین اس درجہ کی گرمی اور قطبین پر سردی ہے ایسی
حالت زمین کے محور کا اوس کے مدار پر ترچھے ہونے کے سبب سے ہے کما لا یخفی اور اب بھی باوجود
ایسی حالت کے اندرونی دریاے آتشین کی موجین طوفان خیز ہین اوسکے سبب سے کرہ زمین پر کم
و بیش تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اور یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ جہان اب دریا ہین وہان دریا ہی رہین
گے اور جہان خشکی ہے وہان خشکی۔ اور جو حالت کرہ زمین کی ہے وہی رہیگی۔ بلکہ جہان پہاڑ ہین وہان
غار جہان دریا ہین وہان خشکی اور جہان خشکی ہے وہان دریا اور جہان غار ہے وہان پہاڑ۔ اور جہان
ویرانی ہے وہان آبادی۔ اور جہان آبادی ہے وہان ویرانی اور جہان آتش فشان پہاڑ ہین وہ
سرد اور جو سرد ہین وہ آتش فشان پہاڑ ہو جاوین گے اور ہوتے رہین گے۔ اور قطبین پر پہلے آبادی
کا ہونا اور منطقہ حارہ پر نہ ہونا اور پھر اوسکے پیچھے منطقہ حارہ مین ہونا اور قطبین پر نہ ہونا یہہ انقلاب
بھی ظاہر ہے۔ اور اس سے یہ ثابت ہے کہ حرارت سورج کی گھٹاو پر ہے۔ یا تو اس سبب سے
کہ وہ حصہ فضا کا جس مین نظام شمسی اب دورہ کرتا ہے سابق کی فضا سے زیادہ سرد ہے
یا آفتاب کی حرارت زمانہ بزمانہ کم ہوتی جاتی ہے۔ اگر یہ بات تسلیم کیجاوے تو بعد فنا ہو جانے حرارت آفتاب کے
بالکل اجسام نامیہ کا انعدام ہو جاویگا یا خالق خود اپنی قدرت سے اوسکو از سر نو پیدا کریگا یا کوئی ایسی

طاقت بناوٹ لگا جسکے وسیلہ سے وہ پھر پیدا ہو جاوے تاکہ اجسام نامیہ کا انعدام نہو سکے الہی کرہ کی محوری گردش سے محیط کا برآمد ہونا اور قطبین کا دبنا مسلّم ہے جس تاثیر کو زمین نے بھی قبول کیا ہے - اگرچہ حالت نہوتی تو بسبب گردش محوری کے خط استوا کی سطح سمندر سے ڈھکی رہتی اور قطبین پر خشکی ہوتی زمین کا سطح منجمد ابتدا مین ۳۱ میل کے انداز پر نہ تھا بہت ہی کم تہا - رفتہ رفتہ بڑھتا گیا جو اب ۳۱ میل کے قریب ہے اس کا بیرونی اور اندرونی سطح جس طرح منجمد ہونے لگا اوسی طریق سے ترقی پذیر ہوتے ہوے اس حالت مین آیا اور اوسکو اس وقت تک قرار نصیب نہوا - جبتک کہ اس قدر دل اوسکا نہ بنا اور بہوا اوسکا دباؤ اور اوبلتی ہوئی رقیق چیزون کا اضطراب جسنے وہ محیط نہ نہ گھٹا - قدرتی قاعدے اس امر کے لئے اوسکے متحرک بتدریج ہوتے گئے - غرضکہ ایک تو اندرونی سمندر کی موجین بہت سی بے ترتیبیان اور شگافون کے کرنے مین کامیاب ہوتی گئین اور دوسرے سرد ہونے کے سبب مادہ منجمدہ سے زمین کی شگافین اور سطحین اکثر ہموار ہوتی رہین - ان بلچلون کے اخیر نتائج یہ ہوئے کہ کرہ زمین قابل آبادی ہوا چنانچہ ان کے نشان سطح زمین پر موجود ہین - خاصکر کہین کہین پرانی چٹانون کے شگاف جو سٹنے سے متفرق ہوگئے ہین اسکے شاہد حال ہین

فصل دوم در ظہور عالم نامیہ

یعنی نباتات و حیوانات کے بیان مین

قدیم زمانہ کی ابتری طوفان اور بدنظمی اور اون عنصرون اور دھاتون کی قوت آزمائی کے بعد قدرت نے اپنے تئین ایک شاندار حالت مین قرار کے ساتھ جمع کیا اور عالم نامیہ کے ظہور کا باعث ہوئی زمانہ قدیم سے حرارت اسقدر زیادہ تھی کہ عالم نامیہ کا ظہور مشکل بلکہ غیر ممکن تھا - اور سطح زمین تاریکی سے ڈھکی ہوئی تھی - اور ہوا مختلف قسم کی بھاپون سے ایسی بھری ہوئی تھی کہ سورج کی شعاعین اوسکی غلاظت مین سے پار ہونے کی قوت نہ رکھتی تھین - ایسے گرم سطح پر اور ایسی گرم سخت تاریکی سے مخلوقات نامیہ اس مین خلق نہ ہو سکتی تھی - کوئی درخت اور کوئی جانور اوس وقت زمین پر آباد نہ تھا - ایک طرف سے یہ کرہ بتدریج سرد ہونے لگا اور دوسری طرف سے دوامی بارشین اوس کی ہوا سے محیط کو صاف اور خالص کرنے لگین - اور ہوا کے صاف ہونے سے زمین کی سطح سے تاریکی کا کم ہونا اور شعاعوں کے پہونچنے سے روشنی کا ظہور ہوتا رہا - اور رفتہ رفتہ روشنی کے ہونے کے سبب سے جو اسباب زندگانی معدوم تھے اب صاف روشنی کے پہونچنے سے اوس کا اثر ظاہر ہونے لگا خاص منفذین حرارت کی دو ہین اول آفتاب دوم اندرونی حصہ زمین کا دریاے آتشین پہلا زمین کے سطح پر حرارت پیدا کرتا ہے اور دوسرا

آتش فشان پہاڑون اور قوتون کا محدث ہے۔ اس دوسرے کو عالم نامیہ کے نمو سے کچھہ تعلق نہین عالم نامیہ کا تعلق اوّل قسم کی حرارت یعنی آفتاب سے ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ سب سے بڑا جسم جس سے حرارت طلوع ہوتی ہے آفتاب ہے دوسرا جسم کوئی نہین جب اوس کی روشنی سطح زمین پر نہ آتی تھی تو فطرت بغیر زندگی کے تھی۔ گویا وہ بیجان یا مُردہ تھی۔ روشنی کے پہونچنے سے قدرت نے انتظام عالم نامیہ کا ایسے وقت مین شروع کیا جبکہ برّ اعظم اور سمندر مناسب حد پر آرہے تھے اور زمین کا اضطراب اور اوس کے شگاف اور آتش فشان پہاڑون سے نشیب و فراز بہت ہی کم ہوگئے تھے۔ کیسلئے کہ ان حادثات سے سخت آفتین واقع ہوتی ہین جو عدم انتظام عالم نامیہ ہین اوسی وقت چند قسم کی نباتات پیدا ہوئین اور سطح زمین کو آراستہ کرنے لگین اور اون کے بعد دوسری قسم کے نباتات درجہ بدرجہ زیادہ انتظامی حالت مین پیدا ہوتی گئین۔ اس پیدائش کے آخر مین حیوانات کی چند قسمین پیدا ہوئین پھر دوسری نسل والے بہ نسبت سابقین کے عمدہ درستی کی وضع مین مخلوق ہونے لگے۔ اور پانی اور ہوا مین بھی طرح طرح کے جانور پیدا ہونے شروع ہوے ان کے آخر مین انسان اعلےٰ طاقت کے ساتھہ زمین پر ظاہر ہوا۔ انسان عقل کا پتلا ہے جسکو پہلی خلقت کے پیچھے نئے زمانہ کے لئے قدرت نے بنایا وہ اقسام حیوانات سے سب باتون مین سبقت لیگیا اول درخت ہوئے پھر حیوانات کا ظہور ہوا نامیہ کی جو یہ ترتیب بیان کی گئی ہے۔ قیاس سے درست معلوم ہوتی ہے۔ بہت پرانے دریاؤن کی تلچھٹ مین اور اندرونی سطح منجمد زمین مین وہ نباتات اور حیوانات کے ڈھانچے ملتے ہین جو اس کرہ پر آباد تھے۔ اور اب نہین ہین۔ قدیم زمانہ مین نباتات بہ نسبت حیوانات کے زیادہ اور موجودہ حالت سے مختلف طور کے تھے۔ ابتدا مین حیوانات بھی کم تھے۔ اور وہ بھی موجودہ حیوانات سے مختلف تھے۔ رفتہ رفتہ پھر حیوانات کی مانند نباتات کی کثرت ہوگئی ازان بعد انسان ہوے۔ اور یہی امر اس کا خواستگار ہے کہ نباتات پہلے ہوے اور حیوانات بعدازان ہونے گئے۔ اس صورت مین پہلا زمانہ نباتات کا دوسرا حیوانات کا تیسرا انسانون کا مفہوم ہوتا ہے نباتات کی بناوٹ متخلخل ہے۔ اون کے ذرے اون ڈھیلے اجزا اون سے بنے ہین جو ہوا سے بہت جلد متاثر ہوتے ہین۔ اسی سبب سے درختون کی جلدی سے بربادی ہوتی ہے اور وہ آیندہ کے لئے اپنا نشان باقی نہین رکھتے۔ اور اس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ مین جو بہت قسم کے درخت موجود تھے اون کے اب کچھہ نشان باقی نہین ہین۔ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ سطح زمین پانی سے ڈھکا ہوا تھا اور یہ وہی زمانہ ہے جبکہ زندگانی کا ظہور ہوا جب پانی کامل طور سے سرد ہوا تب نسل انسان پیدا ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ

ترقی کرتی گئی۔ اور اس کی ترقی سے پھر کئی قسم کے نباتات اور جاندار ظاہر ہوئے۔ نباتات اور حیوانات اور انسان کے لئے ضرور ہے کہ جب ہوا صاف ہوجاوے اور سورج اپنی کرنون کو ہوا کی صفائی سے اتنشار کے ساتھہ پھیلانے لگے کہ جو مقابل آفتاب کے نہو وہان بھی اوسکے ذریعے سے روشنی پہونچے۔ اگر ایسا نہوتا تو بہت سے قسم کے نباتات اور حیوانات ہر زمانہ مین موجود نہوتے شعاعین بخط مستقیم پھیلتی ہین اگر ہوا نہوتی تو ہم اوسی حالت مین روشنی پاتے جبکہ آفتاب کے مقابل ہوتے۔ اور جب مقابل نہوتے تو باوجود روز روشن ہونے کے ہم ہمیشہ سخت تاریکی مین رہتے۔ جیسا مکانون کے اندر دن کو ہوا کی بدولت اوجالا پاتے ہین اور سب کام کرتے ہین۔ برخلاف اوسکے مثل شب تاریک کے کچھہ نہ کرسکتے اور نہ ہاتھہ سے ہاتھہ دکھائی دیتا۔ زمانہ قدیم کے عالم نامیہ کے نشانات اور ڈھانچون کے علاوہ مولنگا بھی اپنا پتہ دیتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انتک قدیم زمانہ سے ہے۔ انسان کی پیدائش زمانہ آدم علیہ السلام سے پہلے ہوئی اور قرین قیاس ہے کہ ابتدا مین اجسام نامیہ چھوٹے ہون اور پھر رفتہ رفتہ اون کا بڑا ہونا یعنی خوردی سے بزرگی مین آنا لازم ہوا۔ اور پھر انحطاط یعنی کمی کی حالت کسی آئندہ زمانہ کے آخر تک ہوتی جاوے پس نباتات اول مین چھوٹے تھے پھر زمانہ دراز کے بعد بڑھتے گئے۔ بڑھنے سے یہہ مراد نہین کہ جسقدر نباتات چھوٹے تھے سب بڑے ہوکر طول و عرض مین بڑ اور پیپل کی مانند ہوگئے۔ بلکہ اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ بعض طوالت مین بڑے ہوئے لیکن اکثر کی کلائی اون کی جسامت کی حالت سے بڑھتی رہی جیسا کہ منطقہ حارہ پہلے غیر آباد تھا پھر وہان روئیدگی ہوئی اور یہانتک ترقی ہوئی کہ اب وہان بڑے بڑے درخت پائے جاتے ہین برخلاف منطقہ معتدلہ کے کہ وہان چھوٹے قد کے ہوتے ہین۔ اور منطقہ حارہ مین نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہین۔ اور قطب پر بالکل نہین ہوتے جیسے کہ پہلے قطب پر شروع مین نباتات پیدا ہوئین پھر بڑھتی گئین پھر گھٹنے لگین اور چھوٹی ہوتی گئین یہان تک کہ اب نباتات وہان بالکل نہین۔ یہہ حالتین علاوہ سردی گرمی کے اثر کے عام طور سے دیکھی جاوین تو کل عالم نامیہ بلکہ کل اجسام مین پائی جاوینگی اس ظاہری تبدیلی نے ہر زمانہ کی نباتات مین فرق دکھایا ہے مثلاً ایک زمانہ مین درخت ہے دوسرے زمانہ مین وہ درخت ہوبہو اوسی شکل و صورت کا نرہا بلکہ اوس مین ظاہری فرق آگیا۔ اگرچہ نباتات کی اصلی بناوٹ مین دونون شریک ہین۔ اور نباتات کے لئے ایسے کئی زمانہ گذر گئے ہین جیسے اول زمانہ مین دوب پھر گھانس پھر چھوٹی قسم کی جھاڑی پھر ریشہ دار پھر مثل بارہ سینگون کے پھر شاخدار کے پھر بلند جیسے مثل تاڑ اور سرو کے پھر مثل بڑ اور پیپل کے ہوتی گئی۔ لیکن جن درختون کا نام لیا گیا وہ ویسے نہ تھے ان کی صورتین اور ہی طرح کی تھین۔ موجودہ درختون اور اُن کی ٹہنیون اور پتیون سے انکو کچھہ نسبت نہین

ان مین جو چھوٹی بناوٹ کے تھے وہ چھوٹی ہی رہے۔ مگر چھوٹی حالت مین اون کی مضبوطی اور پھیلاؤ کو اختلاف کے ساتھ ترقی ہوئی۔ جیسے موجودہ زمانہ مین چھوٹی روئیدگی اور بڑا درخت اپنی اپنی بناوٹ کی حالت مین موجود ہے۔ یہہ حالت کئی زمانہ گذرنے اور بہت سے انقلابات کے بعد ہوئی۔ اور ہر زمانہ کی روئیدگی مین برابر کم و بیش فرق ہوتا رہا۔ اگرچہ بعض روئیدگیان شاذ و نادر ایسی بھی ہین جو دوسرے زمانون مین اگلے زمانہ کی یادگار رہی ہون۔ جب کہ نباتات پیدا نہ ہوئی تھی اوس زمانہ مین اگرچہ نباتات نہ تھے لیکن زمین کے اندرونی دریائے آتشین کی موجون نے شگافون سے جو سطح پر خروج کیا تو اون کی صورتین بعض جگہہ ایسی ہین جو نباتات سے مشابہہ ہین۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قدرت کی آمادگی اجسام نامیہ کی پیدائش پر مستعد تھی چنانچہ جب گندلے پانی کی ہر وقت کی بارش موقوف ہوئی اور سطح زمین سورج کی روشنی سے منور ہوا تب نباتات نے ظہور پکڑا جس طرح بہت سے مقامات مین خاص اندرونی طبقات زمین مین نباتات کے ڈھانچون کے نقش و نگار ملتے ہین ویسے ہی زمین کی دراڑین بھی ملتی ہین جن مین لاوا شریان کے طور پر بھرا ہوا ہے جنکے نشانون مین فرق نہایت کم معلوم ہوتا ہے۔ جب نباتات کا زمانہ ہوا تو ہر زمانہ کے نباتات عجیب و غریب پیدا ہوتی گئین اور بعض انکو ایک وجود سے دوسرے وجود کے سبب ٹھیری۔ اس کے بعد جب حیوانات کا زمانہ آیا تو زمین کی سطح عمدہ حالت سے مکشوف تھی۔ روشنی نہایت صاف تھی کس لئے کہ ہوا کی صفائی نے اوسکو خوب صاف کر دیا تھا اور نباتات کے گلنے سے زمین مین عمدہ قوت تولید بھی آگئی تھی اور نباتات کا زمانہ انتہائی ترقی پر تھا۔ اس حالت مین حیوانات پیدا ہوئے۔ اُن کی پیدائش بھی ایسی ہی ہوئی جیسے نباتات کی یعنی پہلے چھوٹے چھوٹے پھر بڑے پھر ہر زمانہ کے گذرنے پر اون سے زیادہ بڑے ہوتے گئے اور جیسے قدیم زمانہ مین نباتات کی شروع مین قلت تھی پھر ہر زمانہ مین بڑھتی گئی۔ اسی طرح حیوانات بھی شروع مین نہایت کم تھے پھر بڑھتے گئے۔ اور ہر زمانہ کے نباتات کی مانند حیوانات بھی مختلف تھے۔ اگرچہ ظاہری صورت مین اختلاف تھا مگر اصلی بناوٹ کے قاعدون مین اتحاد پایا جاتا ہے۔ نباتات اور حیوانات دونون زندگی رکھتے ہین یعنی دونون جاندار ہین۔ مگر دونون کی بناوٹ مین کچھ فرق ہے بڑا فرق یہہ ہے کہ نباتات کے معدہ نہین ہوتا اور حیوانات کے معدہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ جگہہ جہان غذا ہضم ہوتی ہے۔ نباتات اپنے جسم سے عموماً اور جڑ سے خصوصاً غذا جذب کرتے ہین اور مثل حیوانون کے بذریعہ تنفس جذب منفعت اور دفع مضرت سے ترو تازہ رہتے ہین۔ دونون کی غذا کا خلاصہ جذب اناسیب شعری کے وسیلہ سے تمام جگہہ جسم مین پہونچ جاتا ہے اور دوسری نباتات کا نقل مکانی نہین

کرتے۔ اور حیوانات کو یہہ قدرت حاصل ہے۔ لہذا ان دونون کے بیچ مین کوئی خلقت ایسی ہونی چاہئے
جو درمیانی واسطہ سمجھی جاوے اور تیسری خلقت مین شمار ہو۔ چنانچہ ایسی مخلوق جن کو عقربی کہتے
ہین موجود ہے یہ وہ عالم نامیہ مین سے ہین جو دونون مین شریک ہین اور اون کی تشریح نہایت درجہ
دقیق عجائبات سے حیرت دکھلاتی ہے۔ بہت سی نباتات حیوانات سے مشابہ ہین۔ حیوانات کی ادنیٰ
جماعت پودون سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ بعض پودے نہایت درجہ کثیر الحس ہوتے ہین جیسے چھوئی
موئی کا درخت اور بعض سمندر کے کنارون کے پودون مین حرکت بھی دکھائی دیتی ہے۔ اور جیسا اونا
کے نشانون اور نباتات کے ڈھانچون سے بمشکل تمیز ہوتی ہے اسی طرح نباتات اور حیوانات کا حال ہے
اول حیوانات ایسے پیدا ہوئے جو نباتات کی مانند تھے پھر جیسا زمانہ گذرتا گیا اون کی حالتین دوسرے طور سے مکمل
ہوتی گئین۔ جو نباتات سے مغائرت پیدا کرنے لگین۔ ابتدائی حیوانات کی شکلین جڑون اور بیجون
سے مشابہ تھین پھر حلقون کی مانند گول یا مخروطی یا بیضاوی پھر مثل ناقوس یا گاجر کے پھر اون روئیدگیون
کی مانند جو چھوٹی چھوٹی چند شاخین رکھتی ہین۔ یا مانند کیبسون کے ہین۔ پھر مانند کیکڑون
یا گھونگھون یا بچھوون کی۔ پھر مانند مچھلیون کے یا ناقور کے پھر مانند چھپکلی یا گرگٹ یا چھالون کے۔
پھر مانند گملون کے۔ اور پھر بعض مانند پھولون اور پھلون کے۔ پھر کچھ مگرمچھ اور کتے اور بطخ
بعض پرندون کی ہمشکل پھر سانپون پھر گینڈے اور کچھ اونٹ کی پھر ہاتھی کی کچھ ہمشکل پھر بندرون
یا بارہ سنگون یا ریچھ اور شتر مرغ اور گائے کے مشابہ پیدا ہوئے جن چیزون کا نام لیا گیا
ان سے وہ ہمشکل نہ تھے بالکل غیر صورت مین تھے۔ یہہ خیال صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بغیر امتزاج تخم مذکر و
مونث کے اجسام نامیہ کی پیدائش نہین ہوتی جیسے حیوانات مذکر و مونث ہین اسی طرح نباتات بھی ہین
حیوانات جس طرح نقل مکانی کرکے تخم رسانی کا سبب ہوتے ہین اس طرح اگرچہ نباتات نقل مکانی نہین
کرتے مگر ہوا یا پرندون یا کیڑون کے وسیلے سے جو پھولون پر بیٹھتے ہین مذکر کا تخم مونث مین پہونچاتے ہین
تب پیدائش ہوتی ہے۔ اگر کوئی درخت نہ مذکر ہو نہ مونث بلکہ مثل بعض حیوانات مخنث کے ہو اوس سے
کچھ پیدائش نہین ہوتی۔ اسلئے تخم کا ہونا ضرور ہے پس جبکہ اول تخم نہ تھا اور نہ اوس کی تربیت کی کوئی
خاص جگہہ تھی تو کس طرح درخت اور حیوان پیدا ہوئے۔ اور ذی روح مادہ غیر ذی روح مادہ سے بنا یا
ذی روح ہی سے پیدا ہوا۔ اس خیال کی اصلاح اس سے ہوسکتی ہے کہ کسی تخم کی اگر کیمیاوی جانچ
کی جاوے تو وہ عنصرون سے ترکیب یافتہ پائی جاویگی پس کسی بیج کا عنصرون سے بنانا۔ اور اوسکے
موافق زمان و مکان اوسی پرورش کے قاعدہ کے ساتھہ عطا کرنا قدرت کو نہایت سہل ہے اور جب

اوس سے کسی عالم نامیہ کا ظہور ہوا تو پھر اوسکے امتزاج سے دوسرے کا بننا ایک فطرتی طریقہ ہے۔ بعض حالات مین جاندار اشیاء کا فقط جاندار ہی سے پیدا ہونا کہتے ہین۔ اور یہ تجربہ پیش کرتے ہین کہ گوشت کا شوربا دو شیشی کی نلیون مین بھر کر ایک نلی کو جیسی ہے ویسی ہی کھلے منہ چھوڑ دو اور دوسری کا منہہ پگھلا کر بند کر دو کچھ عرصہ کے بعد یہ معلوم ہوگا کہ کھلے ہوئے منہہ والی نلی مین کیڑے پیدا ہو گئے۔ اور دوسری منہہ بند نلی مین کچھ پیدا نہوگا۔ کیونکہ ہوا مین جو بیشمار کیڑے ہین وہ شوربے مین داخل نہو سکین گے۔ اون کا ایسا کہنا اور ایسا تجربہ پیش کرنا محدود خیال پر مبنی ہے۔ کیلئے کہ ظہور آغاز کائنات مین ذی روح کا نباتات سے پیدا ہونا ہوا جسکے لئے حال کا تجربہ ناتمام ہے۔ دوسرے اسی نمونہ سے یہ پایا جاتا ہے کہ جب شوربا دونون نلیون مین داخل کیا گیا اوسوقت ہوا کے بہت سے جانور شوربے مین شامل ہو گئے تھے لیکن ایک مین کیڑون کا ہو جانا اور دوسری مین نہونا کس طرح تسلیم کیا جاوے۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ منہہ بند کرنیکی حالت مین پگھلانے کی گرمی سے کیڑے مر گئے تو یہہ دلیل بھی لمبی نلی مین زیادہ مقدار شوربے کے گرم نہونے سے ویسی مضبوط نہین جیسی کہ چاہئے۔ اور تجربہ سے ایسی حالتون کا مشاہدہ ہونا کئی دوسرے سببون کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور زمانہ حال ہی مین یہ بات اچھی طرح دیکھی گئی ہے کہ بہت سے درختون اور اون کے پھلون مین جہان ظاہراً ہوا کا جانا نہین پایا جاتا کثرت سے کیڑے مکوڑے اون مین موجود ہین یہانتک کہ روئیدگی کے اندر جانور کیڑے مکوڑے اور جانورون کے کیڑے مکوڑون کے اندر روئیدگی۔ اس طرح روئیدگی کے اندر روئیدگی اور جانورون کے اندر جانور بلکہ جانورون کے اندر جو جانور ہین پھر اوسکے اندر جانور یا روئیدگی اور روئیدگی کے اندر جو روئیدگی ہے پھر اوسکے اندر روئیدگی یا جانور اور اسی طرح جانورون کے اندر روئیدگی پھر اوس روئیدگی کے اندر جانور یا روئیدگی کے اندر جانور اور اون کے اندر روئیدگی پائی جاتی ہے۔ نباتات کی اقسام مین سے ایک نوع کی کتنی شکلین موجود ہین۔ اسی طرح ایک جنس حیوانات کی نوع کی کئی صورتین ہین۔ ریاحین اور گلاب اور گیندے وغیرہم بہت سے اقسام کے اور شیر اور گھوڑے اور کتے وغیرہم ایک ایک نوع مین بہت سے اقسام کے دیکھے جاتے ہین اس صورت مین تخم کا عنصرون سے بننا اور باعتبار زمان اور مکان اور آمیزش کسی شے کی اپنی صورتین نئے پیرایہ مین قبول کرتے جانا ایک امر اتفاقی

فصل تیسری انسان کی ہستی مین

نباتات اور حیوانات کے کئی زمانہ جنکے درمیان دراز عرصہ تھا اوسکے گذرنے کے بعد جبکہ زمین کی سطح بکثرت بیحد نباتات اور حیوانات سے آباد ہوتی اور قدرت نے اوسکو فطرتی رونق سے پربہار نشوونما دے

رکھی تھی اور شاخیں برگ و بار قدرتی بہار دکھا رہے تھے مرغزاروں میں درختوں کے جھنڈ ساون میں
پہاڑوں سے بہتے ہوئے پانی کی ندیوں کا بہنا اور کہیں نشیب میں جھیلوں کا لہرانا اور ان کے گرد حیوانات
کا آزادانہ پھرنا یا کھڑے رہنا یا بیٹھنا۔ کہیں جانوروں کی مختلف بولیوں کا سنائی دینا اور آپس میں
کلول کرنا۔ کہیں سنسان ہُو کا عالم ہونا کہیں جھیل یا ندیوں کے کناروں پر درختوں کی شاخوں کا پانی
تک جھومنا اور طرح طرح کی روئیدگی کا پھیلنا اور ابھرنا۔ کہیں پرندوں کی نغمہ سرائی۔ کہیں مہیب جانوروں کا ہیبت
ناک آواز سے چنگھاڑنا اور ڈکرانا اور حشرات الارض کیڑے مکوڑوں کا پھرنا۔ دریائی اور آبی جانوروں
کا سطح آب پر تیرنا۔ اجسام نامیہ کا غایت درجہ سرسبزی اور آزادی سے مستانہ معلوم ہونا ظہور قدرت کا
دلچسپ تماشا تھا۔ ایسے وقت میں سطح زمین پر جو نمونہ بہشت تھا آدمی کا ظہور ہوا جس طرح نباتات کی
آمیزش سے نئی نئی نباتات ہوتی گئیں جیسے آخر میں حیوانات کا وجود ہوا اسی طرح حیوانات کی آمیزش سے
نئے نئے حیوانات پیدا ہوتے گئے۔ کئی طرح سے بندروں کے ابتدا اس وجود کا ظہور ہوا۔ بندروں کی قسموں
میں سے ایک قسم وہ ہے جس کی دم نہیں اکثر کھڑا ہو کر چلتا ہے اور انسان کے مشابہ ہے جس طرح پیدا
ہوا اسی طرح اس سے انسان کی نسبت خیال ہے۔ انسانوں کی معمولی پیدائش ایک ایسے چھوٹے جاندار
کیڑے سے ہے جیسے موری کی کیچڑ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے کیڑے منی میں کثرت سے ہیں مجامعت
کے بعد جب منی اندر داخل ہوتی ہے اوس کے کیسوں کے کیڑوں کو اون اندرونی کیسوں کی تلاش
ہوتی ہے جسکے اندر بکثرت چھوٹے چھوٹے دانے لیسدار اور لیسدار زرد رطوبت ہوتی ہے۔ ان منی کے کیڑوں
میں سے جو منی میں ہیں متواتر جلد جلد حرکت کرتے رہتے ہیں کوئی کیڑا اپنا سر اوسکے اندر داخل کرتا ہے۔
اور رطوبت کے ساتھ ملکر ان دانوں سے اپنے تئیں منی کے کیڑے کی صورت تبدیل کر کے جنین
کی حالت کو نشو و نما میں لے آتا ہے پہلے سر بنتا ہے پھر دوسرے اعضا چہرہ اور گوشت اور ہڈیاں
اور نظام عصبی وغیرہ بنتا ہوتے ہیں۔ یہ تبدیلی ویسی ہی ہے جیسے کیڑے مکوڑوں کی صورتوں کی دوسری
نئی صورتوں میں بدل جانے سے ہوتی ہے۔ اور تبدیلی بھی کیسی جو پہلی صورت سے کچھ بھی کسی طرح کی
مناسبت نہیں رکھتی۔ کیڑے مکوڑوں کی تبدیلی نہایت درجہ حیرت ناک ہے۔ انسان کی ہستی تمام
حیوانات میں غایت درجہ عجیب تھی۔ یہ اپنی عجیب شکل کے ساتھ برہنہ اور کمزور بدن پر پوست جانوروں
کی طرح نہ اون نہ پر کہ جو لباس سمجھا جاوے نہ اعضا میں مثل دوسرے قوی ہیکل جانوروں کے توانائی
اور نہ درندوں کے سے تیز ناخن نہ اون کی مانند رفتار نہ اون کے سے دانت نہ ان کے مانند دانتوں میں قوت
نہ ایسے بازو جس سے ہوا میں اُڑ سکے نہ دریا میں تیر سکے اگرچہ عقل ہے جس کے سبب سے ممتاز ہے

مگر وہ مثل حیوانی عقل کے ہے۔ نباتات میں حیوانات کے شامل یہ بھی صدہا قسم کے جانوروں میں سے
ایک جانور ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ جانور تو پھر بھی اپنی جبلّی فطرت پر اپنی معاش اور گذر اوقات میں خورش اور بیفکر
ہیں اسکو جو عقل دی گئی ہے اوسکے وسیلہ سے ہمیشہ سوچ بچار میں فکرمند رہتا ہے اوسکو بھی غذا کی
فکر ہوئی کچھ پتے پھل پھول کھالیتا جب درندوں کو جانور مار کر کھاتے دیکھا تو اونکی دیکھا دیکھی اس نے
بھی ایسا ہی کرنا چاہا۔ اب جو جانور اس سے بیخوف تھے جب اونکو کھانے کے لئے مارنا چاہا تو وہ متنفر ہو گئے
اور جو جانور نہایت طاقت زور آور تھے انسان نے اون سے خود کنارہ کیا۔ جو کمزور تھے وہ پتھر اور لکڑیوں
کے مارنے سے بھاگنے لگے پھر عقل کی رہبری سے یہ صنعت نکالی کہ کوئی پتھر چھوٹا سا ایسا ملے جس میں
چھید ہو یا لکڑی ضرور اختیار کہ ان دونوں کو ایک دوسرے میں داخل کرکے بطور کلہاڑی یا کھنی کی بناوے
اور اس ذریعہ سے جانوروں کو مار کر اون کا گوشت حاصل کرے۔ اس تجویز سے اوسنے جانوروں کو مار کر ان
کا گوشت کھالیا اوسکے چمڑے کو بدن سے بغیر دم کاٹے اور کھری دور کرنے کے لپیٹ لیا۔ یہ ابتدائی
صنعت اور خوراک اور لباس تھا یا اس معیشت سے بلا خوف پہاڑوں اور جنگلوں میں دریاؤں کے
کنارے جہاں بہت سے اقسام کے جانور ریچھ ہاتھی گینڈے شیر بارہ سینگے وغیرہ سے مشابہ تھے
پہاڑوں کے غار جلد ہی میں زندگی بسر کرنے لگا ایسی حالت سے یکے بعد دیگرے زمانہ گذرتا گیا ان
کی تعداد بہت ہی کم پھیلی۔ کیسلئے کہ عقل نے تجربوں سے ترقی نہیں پائی تھی۔ وہی پوشاک اور خوراک
وہی غار کی سکونت جیسی تھی اوس میں کچھ تبدیلی نہوئی۔ دھوپ کی شدت کو کسی درخت کے سایہ سے
دور کیا۔ اور بارش ہونے سے کسی کھوہ میں گھس جانے میں امن پائی۔ اگر کسی درندہ نے سایہ یا کھوہ
میں پھاڑ ڈالا خود اوس کی خوراک بن گیا جب سے جانوروں کو یہ مارنے لگا وہ وحشت پکڑنے لگے
اور درندہ جانوروں نے اپنی خوراک کے لئے اسکو بآسانی کمزوری کے سبب اپنا شکار ٹھہرایا بچاؤ کے
لئے نہ ہتھیار تھے نہ جاے محفوظ یہ وجہ اس کی کمی کی ہوئی۔ مگر آفرین ہے اس کی ہمت پر کہ ہزاروں مہیب
درندوں اور خونخوار جانوروں میں سینکڑوں کوس کے جنگلوں اور پہاڑوں میں جہاں آبادی کا نام
و نشان نہ تھا۔ وہاں خود اکا دوکا بدن سے چمڑا لپیٹے کلہاڑا ہاتھ میں لئے پھر رہا ہے۔ انسان میں
دو جوہر بے بہا ہیں اول عقل دوسرے ہمت۔ ان کے ذریعہ سے وہ سب چیزوں پر قادر ہوا اور سب
کچھ کرسکتا ہے۔ جانوروں کو ابتدا میں انسان سے وحشت کے دو سبب تھے۔ ایک بھوک دفع کرنے
کے لیے کسی جانور کا شکار کرنا دوسرے اوس کی ہلاکت سے بچنے کے لئے اوسکو مارنا اور انسان کی ہلاکت
کے بھی جانوروں سے بھی دو سبب تھے پھر انسان نے جانوروں کی ایذا رسی کے سبب رفتہ رفتہ دو سبب اور لگالے ایک تو

ہے کہ جانورون کو اون کی آزادی سے محروم رکھ کے اپنی قید مین لا کر اون سے اپنی مرضی کے مطابق کام
لینے لگا اسمین اون کی تکلیف کی کچھ خبر نہ رکھتا۔ اور دوسرے باوجود خوراک موجود ہونے کے
اپنی تفریح طبع کے لئے اون کو صدمہ پہونچاتا یا ہلاک کرتا بغیر خیال اس بات کے کہ اس سے ہمکو کچھ
فایدہ ہے یا نہین یہی چار دن سبب جانورون کو انسان سے وحشت دلانے کے ہوئے کہ جہان
انسان کی شکل دیکھی اور بھاگ نکلے۔ اگر ان باتون کا خوف نہو تو جانورون کو وحشت مطلق نہو ہے
اور ظاہر ہے کہ جو شخص جانورون سے بحسن سلوک پیش آتا ہے۔ اون کی وحشت انسیت سے بدلجاتی
ہے۔ شیر اور سانپ اسی سبب سے مانوس ہو جاتے ہین کہ انسان کی سختی کو محبت سے برداشت کرتے
ہین۔ چنانچہ انسان ہی شیر کو گھونسا مار کر اوسکا منھہ کھلواتا ہے
اور جب وہ منھہ کھولتا ہے تو اپنا سر اوسکے منھہ مین لوگون کو تماشا دکھانیکے لئے دیدیتا ہے۔ اور دوم
ہلاتے وقت سانپ کی عدم توجہی سے اوسکے سر پر لکڑی مارتا ہے تاہم سانپ لکڑی کھاکر اپنے سر کو
غربت سے ایسا جھکا لیتا ہے جیسا کوئی پیار اور محبت کرتا ہو۔ ایک محافظ شیر کی کوٹھری صاف
کر رہا تھا شیر کھڑا تھا اوسکے جاتے ہی شیر زمین پر لوٹ گیا اور دم ہلا کر اوسے چاٹنے لگا اور کامل طور
سے محبت اور پیار کی نشانیان ظاہر کین۔ محافظ نے ٹھوکر مار کر اوس کو ہٹانا چاہا مگر شیر اوس کے
پیرون پر لوٹتا رہا تب اوس نے دو دفعہ لکڑی ماری شیر وہان سے اوٹھکر دوسری جگہ لیٹ کر دم
ہلانے لگا۔ ابتک بعض جزیرے ایسے ہین جہان انسان اوّل پہونچے ہین۔ وہان کے جانور اوس کی
صورت اور شکل کو دیکھتے تھے۔ اور بالکل وحشت نہ کرتے تھے جب انسان سے اون کو صدمہ پہونچا
وہ بھی بھاگنے لگے۔ اور اپنی قوتین اون کے شر سے بچایا۔ نباتات بھی اون کی صنعت قطع و برید اور تراش
و خراش کے تصرفات سے نہ بچے۔ جمادات کی یہہ حالت ہوئی کہ پہاڑون کے اندر اور زمین اور دریاؤن
کے نیچے سڑکین جاری کر دین۔ سمندر کا یہ حال ہوا کہ کسی جگہ اوسے ہٹا کر اوسکے قبضے کی اندرونی
سطح پر خود قابض ہوئے۔ پانی کے دھوئین اوڑا دئے۔ ہوا کو تابع کیا۔ بجلی کو جا کر بٹھایا۔ غرض
بر اعظم کی صورت بدل ڈالی۔ پھر حیوانات کی کیا بساط ہے۔ اونکو انسانون کا جتنا ڈر ہو اوتنا ہی مناسب
ہے مگر جانورون نے بھی جب موقع پایا بدلا لینے مین دریغ نہ کیا اور ابتدا مین عدم موقع حفاظت
سے انسان کی نسل درندون کی ہلاکت سے کم پھیلی جب آدمی جانورون کی طرح سے غارون مین
رہتے تھے۔ درندے اونکو وہان بھی جا کر مار ڈالتے اور کھا لیتے تھے۔ تب اونہون نے اوّل پتھر دار لکڑیون
سے زان بعد آگ پر قادر ہونے سے آگ جلا کر غارون کا مونھہ اونکے اندر جانے سے بند کیا لیکن درندے

باہر گھات میں بیٹھے رہتے ۔ جب یہ باہر نکلتے تب مار کھاتے ۔ ان آفتوں سے انسان کم رہے ۔ مدتوں کے
بعد پھر ایک زمانہ آیا جسکی بہار سے جمال کی حالت کمال پر تھی سطح زمین کے جملہ مقامات نہایت پر فضا
تھے جن مقاموں میں ایک جگہ ایسی تھی جہاں مختلف اقسام کے چھوٹے بڑے درخت کثرت سے تھے
اور انھیں درختوں میں پانی کی جھیل میں ہر طرح کے آبی جانور رہتے تھے اوسکے کناروں پر اور درختوں
میں بہت سے جانور تھے جو اب بھی پائے جاتے ہیں مثل بھیڑ بکری ۔ گائے ۔ بھینس ۔ ہرن ۔
بارہ سینگا ۔ گھوڑا ۔ اونٹ ۔ گورخر وغیرہ اور طرح طرح کے موجود تھے ۔ وہاں حضرت آدم اور حوا
علیہما السلام بھی موجود تھے ۔ اگرچہ انسان کی پیدایش کے بارہ میں کئی زمانے قرار دئے جاتے ہیں
اور اوس کی اصل کے کئی مرکز ٹھیرائے ہیں ۔ مگر اہل کتاب آدم علیہ السلام سے ہی اس کی نسل قرار
دیتے ہیں کس لئے تمیز کی حالت میں آدمیوں کے آنیکے ابتدا اسی زمانہ سے سمجھی جاتی ہے اس زمانہ
سے آدمیوں کی قوت ممیزہ میں کچھ ترقی شروع ہوئی اور عرصہ میں اون کے کتنے ہی گروہ کئی جنگلوں
میں آباد ہوئے ۔ یہاں تک کہ زمانہ طوفان نوح علیہ السلام کا آیا طوفان نوح سے یہ مراد ہے کہ سمندر کی
اندرونی تنور یا آتشین کی موجوں سے فرار ہوئی اور خشکی کا قرار سطح النشیب میں آیا ۔ اسلئے سمندر
اکثر بحر اعظم یورپ اور ایشیا کے خشک حصوں پر پھیل گیا ۔ اور پہاڑ تک غرق ہوگئے سمندر خشکی پر
کوسوں پھر اس تیزی سے پھیلنے لگا کہ ہر طرف سے پانی کے بڑے بڑے سیلابوں نے مثل سلسلہ
پہاڑوں کے آنا فانا تمام جنگلوں اور پہاڑوں کو ڈبو دیا ۔ اور لحظہ بلحظہ طوفان کا چڑھاؤ ہوتا گیا ۔
حیوانات میں جن کو موقع پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جانے کا ملا وہ چڑھ گئے اوس پہاڑ کے غرق ہونے
کے ساتھ وہ بھی سب غرق ہوگئے کئی جانوروں اور درندوں کے ساتھ آدمی بھی جو چڑھ گئے تھے آخر
سب ہلاک ہوگئے قبل پیدا ہونے آدمیوں کے ایسے کئی طوفان آئے ہوں گے ۔ لیکن یہ طوفان انسانی
آخری طوفان کہلاتا ہے ۔ آبی جانوروں کی ہڈیاں جو طوفان مذکور سے بہ سبب چڑھ جانے پانی کے بلندی
پہاڑوں کے نشیبوں میں رہ گئیں تھیں وہ اس طوفان کی تاریخی خبر دیتی ہیں جسکو عرصہ تخمیناً پانچ ہزار
برس کا گذرتا ہے ۔ اس طوفان سے پہلی حالت کا صحیح پتہ نہیں ملتا ۔ یہ امر دوسرا ہے جو کچھ اہل کتاب
بیان کریں ہنود مانیں یا ہنود جو کچھ بیان کریں اوسے آتش پرست صحیح جانیں ۔ اور جس بات کو آتش
پرست باور کریں اوسے چین والے تسلیم کریں اور جسے چین والے بیان کریں وہ بودھ والوں کے نزدیک
مسلّم ہو ۔ اسی طرح ان سب کی اقوال کی اہل کتاب تردید کریں ۔ پرانی کہاوتیں اقوال منقولی ہیں مدلل
مستقلی نہیں کہ قبولیت کے سوا تردید میں تامل ہو ۔ اس طوفان سے آدمیوں کی آبادی اور آدمی سب ڈوب گئے

تھے۔ ایک ہمالی خاندان کے پہنچ جانے پر اون سے پھر آبادی ایشیا کے زرخیز مرغزارون مین دریاے جیحون کے
سبزہ زار کنارون پر پھیلی۔ جہان کا پانی صاف شفاف اور ہوا معطر و خوشگوار معتدل اور قدرتی زرخیزی
غایت درجہ جوش پر تھی اور ایک ہی عرصہ مین کثرت سے آبادی ہوگئی۔ اوس زمانہ مین آدمی گھوڑا وغیرہ سب جانور
کھاتے تھے اونکو پالتے نہ تھے اور نہ گدھا۔ ہنس۔ بطخ پالتے تھے۔ کاشتکاری کرتے تھے شروع مین بھیڑ بکریون
کو پال کر کتون سے اون کی نگہبانی کراتے تھے۔ مکانات اور شہر پناہ بالکل نہ تھے موسم سرما مین زمین کے اندر
سوراخ کر لیتے اور لکڑی اور [illegible] سے چھت کو پاٹ لیتے۔ اور گرمیون مین لکڑیان کھڑی کر کے پتون سے
چھا کر اوس مین رہتے سے شدت تمازت آفتاب کو دفع کر لیتے پوشاک چمڑے کی تہی۔ دھات کی استعمال سے
ناواقف تھے۔ مہینون کے نام تھے پھر گھوڑا اور بیل۔ گدہا وغیرہ جانور پالنے لگے۔ اور نوکدار لکڑی سے زمین مین
چھید کر کے گیہون یا جو بوتے تھے۔ اور مکان بنا کر آبادی کے گرد باڑ کرنے لگے۔ مٹی اور پتھر کے برتن بنانے
اور اون کا کپڑا بنانا شروع کیا۔ تمدنی اور اخلاقی اور مذہبی خیالات انمین کچھ کچھ پیدا ہونے لگے پھر آپس کی لڑائیون
کے سبب دور دراز ملکون مین جا کر آباد ہوئے۔ اور غالبا انہین لڑائیون کے سبب جزیرون مین اور امریکا مین
بذریعہ کشتیون اور بیڑون کے کھاڑیون کو عبور کر کے جا بسے پھر رفتہ رفتہ اون مین تمدنی اور اخلاقی اور مذہبی
خیالات نے ترقی پکڑی۔ اب بھی بعض جزیرون کے آدمی اگر بالکل اسی طرح کے نہین تو بھی کچھ کچھ اوسی وحشیانہ حالت
مین ہین جو قبل متفرق ہونے کے دریاے جیحون کے اطراف مین آباد تھے۔ انسان علاوہ سفید رنگ کے کالا پیلے
کچھ مختلف وضع کے ہین جیسے حبشی یا پیلے رنگ کے آدمی یہ صرف آب و ہوا کے اثر کا نتیجہ ہے جو انسانی بناوٹ پر
پڑتا ہے پھر اون کے امتزاج سے کئی قسم کی نسلین سمجھی جاتی ہین۔ دراصل ان سب کی نسل ایک ہے
آدمیون کی تمام حیوانات سے ممتاز حالتین ان سب باتون سے سمجھی جاتی ہین کہ صانع مطلق کی صنعت سے آدمی
ایسا ہوشیار اور اخلاقی حالت مین پیدا ہوا یا یون سمجھنا چاہئے کہ اوسکو خلق کیا وہ اشرف مادہ دیا گیا جو کسی
حیوان کو حاصل نہوا یا اوس کو عقل دی گئی۔ اگرچہ اور جانورون کو بھی عقل دی گئی جسکو عقل حیوانی کہتے ہین
اور کئی باتون مین اونکو خیال ہوتا ہے۔ اور بہت سی باتین اونکی سمجھ اور تجربہ کی ہوتی ہین اور چند باتون مین
جانورونکی عقل آدمیون کی عقل سے مل بھی جاتی ہے۔ بلکہ بعض جانور ایسی حیرت انگیز کارروائی اپنی جبلی صنعت سے
کرتے ہین کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے تاہم وہ جانور ہین اور آدمی آدمی ہے اسکو ایسی قوت عطا ہوئی ہے جو خاص اسی کے
دوسرے حیوان اوس سے محروم ہین۔ انسان کی پیدایش نہایت درجہ خوبی سے ایسے طریقہ پر ہوئی ہے کہ کسی دوسرے کی
نہین ہے کیسے کیسے تصورات کر سکتا ہے اور کیا کیا منصوبے باندھتا ہے جسکے سبب سے ممتاز درجہ پر اوسنے ترقی پائی
دنیا کو تابع کیا اپنی سلطنت قایم کی اور کیسے اعلی خیالات اوسکو سوجھے کیسے کیسے [illegible] ایجاد کو [illegible]

کے کیسے عمدہ قواعد ایجاد کیے جن سے نامعلوم اور مجہول حیرت انگیز باتین معلوم ہوجاتی ہین یا اسنے اپنی ہستی کو انھین باتون سے اپنے تئین نئی قسم کی کائنات مین ظاہر کردیا۔ کیسلئے کہ جو کچھ اسنے سمجھا اور کیا دوسرے کسی حیوان سے نہین ہوسکتا اسی سبب سے اہل کتاب کا مقولہ ہے کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا اور بعض محققون کا انسانی نسل کی نسبت ایسا خیال ہے کہ ابتدا مین بندرون کی قسمون مین سے کسی ایک قسم سے انسان پیدا ہوئے۔ ان کا چہرہ نوع اول مین خوفناک اور بدوضع اور غیر بادی البشرہ تہا۔ وہ غارون مین ریچھون اور شیرون کی طرح رہتے اور جنگلی جانورون کی طرح عقل حیوانی رکھتے تھے اور ایسی حالت مین کہ اونکو جنگلی جانورون سے اپنی ہستی کے لئے لڑنا پڑتا تھا۔ پھر یہ زمانہ گذر گیا اور ایسی حالت کا زمانہ آیا کہ اوسکا چہرہ کھلا ہوا و صندار معلوم ہونیلگا۔ بدن کی پوست کی اون کم ہوگئی اور زوال رہگیا پھر ملنساری کی حالت سے گروہ گروہ ہوکر رہنے لگے۔ اس حالت سے اونکو یہانتک تقویت ہوئی کہ جانورون کو دھمکانے اور عنصرون سے فائدہ لینے اور بہت سے خوف و خطرون سے بچنے اور جو مصیبت کسی طرف سے آتی اوس سے محفوظ رہتے اور جانورون پر حکومت کرنے لگے۔ یہ مدت تک بلانوش جانورون کے شکار ہوتے رہے اور اون کے ڈر سے اپنے تئین جہان کہین پناہ مین لیگئے وہان بھی بیشمار خطرون سے محفوظ رہے۔ آخر الاتفاق جو ایک بڑی قوت اور در اصل بھاری نعمت الٰہی ہے اوسکی مدد سے مکان بنائے اور ہتھیارون کا استعمال شروع کیا۔ اول پتھرون کے ٹکڑون سے کلہاڑی کی مانند آلہ بنایا جو آدمی کی سادی طرز مین سب سے اول بناوٹ کا نمونہ تھا اور آتش فشان پہاڑون سے یا پتھر کو پتھر سے ٹکرانے سے آگ حاصل کرکے اپنے مسکن مین رکھی۔ اور مکان کی صفائی کی۔ اور پتھر کی کلہاڑی سے لکڑیان کاٹ کر لائے اور لڑائی کے ہتھیارون کو اون سے درست کیا۔ پھر اپنی ضرورت کے لائق اوزار بنانے لگے اور سونٹے اور نوکدار لکڑیان ہی جو گرز اور برچھے کا کام دینے کے قابل تھین بنائین اور جانورون کے پٹھے اور درختون کے ریشے سے کسی نرم چھال اور لچکدار شاخ کے سرون سے باندھنے سے تسمہ رسی کا کام دیا کمان تیار کی جس مین نوکدار لکڑی نے تیر کا اور گولی نما پتھرون نے بندوق کا کام دیا اور پھر پھندے اور جال جانورون کے پکڑنے کے لئے اور ڈونگے پانی مین جانے کے لئے تیار کئے اور اپنے اپنے جدا گانہ فریق اور خاندان مقرر کئے پھر ایسے فریق بہت سے ہوجانے کے سبب زمین کو جہان تک مناسب جانا آپس مین تقسیم کرنے لگے اور محنت سے زمین پر قابض ہوئے یہی زمین کی حکومت کا آغاز ہے۔ اونہون نے زمین مین کشتکاری کی اور قوم کے فائدون کے لئے ایسی باتین جاری کین جن سے قوم کو تقویت حاصل ہوئی۔ فی الحقیقت جبکہ انسان اول ہی اول پیدا ہوا تو وہ بیشمار حقیقتون کی موجودگی مین بمقابلہ دوسرے جانورونکی بناوٹ اور تربیت کے نہایت ہی کمزور تھا نہ اسکے پاس ہتھیار تھے اور نہ قدرتی اوزارون سے دوسرے جانورونکی طرح مسلح تھا یہ مطلق سے ڈھکا ہوا مین اڑ سکتا تھا نہ پانی مین تیر سکتا تھا نہ حشرات الارض سے اپنے تئین بچاسکتا تھا لیکن خدا کا شکر کب ادا ہوسکتا ہے جسنے ایک بڑا حصہ

اوسکو دیا جو عقل ہے جس سے سب کا ذی رتبہ حاکم ہوکر سب سے کمزور ہونے پر سب خلقت پر زور آور ہوگیا اور سب اوس سے
ڈرنے لگے اور سب نے اس کی حکومت تسلیم کی۔ جیسے آب وہوا کے اثر سے اس کی صورتون مین اختلاف ہے ایسی
ہی سیر تون کا حال باعتبار تمدن اور اخلاق اور مذہب کے ہے۔ جتنا محدود عرصہ اس کی زندگانی کا ہے اوس سے
زیادہ اوسکے لامحدود خیالات اور خواہشین ہین۔ جتنی خود غرضیان اور شرارتین اس مین بھری ہوئی ہین۔
اوتنی ہی فوائد اور نیکیون کا منبع ہے۔ کہین اس درجہ کی عقلمندی کہ آسمان مین تھگلی جا لگائی۔ کہین اس درجہ
کی حماقت کہ جانورون سے بدترین ہوگیا۔ کہین عابد بنکر فرشتون پر شرف لیگیا۔ کہین شیطان کے کان
کاٹے۔ کہین دولت اور ثروت سے خود فیضیاب ہوکر بہتون کا فیاض بنا۔ کہین سوکھے ٹکڑون سے اپنا بھی
پیٹ نہ بھر سکا۔ کہین عزت کا تاج سر پر رکھا۔ کہین ذلت کے کنوین مین گرا۔ کہین تندرستی سے سیر گشت
کی سوجھی کہین مرض سے ہاتھ پاؤن ہلانا دشوار ہوا۔ کہین خوشی مین راگ گایا۔ کہین غم اور اندوہ سے رونا۔ کہین
مقبول ہوا کہین مردود ہوا۔ غرض یہ خاکی پتلا عجیب معجون مرکب ہے۔




تتمّہ

خاتمہ از مصنف رموز ہستی

جسنے اپنے تئین پہچانا اوسنے خدا تعالی کی معرفت حاصل کی۔ یہ رسالہ سب سے پہلے معرفت لازمی کے علاوہ
عرفان متعدی کا سبق دیتا ہے۔ انسان کی قدامت اور اوسکے مرکز کی معرفت کے بارہ مین ہزارون بلکہ لاکھون جلدین
لکھی گئین۔ ان کے سوا عالم حیوانات اور نباتات اور جمیع مخلوقات وموجودات کی ماہیت کا نہایت درجہ مختصر
حال اسمین بیان ہوا ہے۔ ناظرین معلوم کر سکتے ہین کہ کرہ زمین کے بنانے مین قدرت کاملہ کیسے ظاہر کی
گئی ہے۔ اور قدرتی تدبیرون سے کیسے کیسے طلسمات زمین پر پیدا ہوئے اور اس کی پائیداری کیلئے کیسے کیسے انتظام
ہین اور کیسی اعلی قوتین شکلون اور زندگی کو قایم رکھتی ہین جنسے اجسام متاثر ہوکر انتظام عالم کا سلسلہ
استواری سے برقرار ہے اور کیسی پیچیدہ تاثیرین اور کرشمے اور کیسی حیرت انگیزیان اجسام مین پائی جاتی ہین اور یہ بھی
ظاہر ہوگا کہ انسانون کی پیدائش سے پہلے زمین کیسے کروڑون نباتات اور حیوانات سے معمور تھی۔ اور بہت
تغیرات سے اب اونکی جگہہ دوسری بیشمار ذوی الحیات اور نباتات ہین۔ کیا شان الہی ہے کہ جو اجسام نامعلوم پہلے
تھے وہ اب نہین اور جو اب ہین وہ آئندہ نہون گے زمانہ استقبال غیر معلوم مین کیا کیا حادثات حادث ہونگے
اسی طرح یہ بھی واضح ہو جائیگا کہ اجرام فلکیہ کیسے عجائبات اور غرائبات سے بھرے ہوئے ہین جیسے
سورج جو مقدار زمین کے ۱۳ لاکھ حصہ بڑا ہے وہ کیسی قدرت الہی کے طلسمات کا ڈھیر ہے ویسی ہی

کی حالت ہی اور زمین جو پورے تین کھرب میل کا عاصبہ پر مشتمل ہے ۔ اوسکے مقابلہ مین ایک ذرہ کی کیا اصل لیکن بقول کسی کے
ع دل ہر ذرہ مین جوش انا الشرق ہے ۔ اسکے اسرار قدرتی کا نمونہ ہے حاصل یہ کہ قوائے طلسمی کے عجائبات سے مضمون
معمور ہین اسی طرح جیسے بڑے جانورون کے بنانے مین اوسکی ہزار حکمتین ظاہر ہوتی ہین ویسے ہی
ایک مکھی یا چیونٹی کے خلق کرنے مین بلکہ اون چھوٹے جانورون کے خلقت مین جو کلان بین ہی سے نظر آتے
ہین کیسے کیسے حیرت انگیز ہنوز جلوہ دکھا رہے ہین ۔ اس رسالہ کے پڑھنے والون کو عموماً اور برخوردار ارجمند
خان طال عمرہ کو خصوصاً ایسی دقیق باتون مین فکر کرنا لازم ہے اور اون سے معرفت کا درس حاصل کرنا لازم ہے
کسلئے کہ خدا کی خلقت مین فکر کرنا بہت سی عبادت کرنے سے افضل ہے ۔ اس خاتمہ کے اخیر مین یہ بات بھی کہتا
ہون کہ علم ہی قوت ہے جسکا دل علمی باتون مین لگا رہتا ہے وہ فضول ... اور فکرون الام برائیون سے آزاد رہتا ہے
اور اوسکے مسائل مونس ہو کر رفاقت سے اوسکے ذہن مین ... جنکی بدولت وہ زندگی بھر دنیا مین ہمیشہ
دلشاد رہتا ہے اور بہت سے توہمات اور مغالطات سے خود بھی بچتا ہے اور دوسرون کو بھی بچاتا ہے اور یہ بات
اوسی حالت مین حاصل ہو سکتی ہے کہ ان کلامون کو ذہن نشین کرے ... اوس سے علاقہ رکھنے مین خوب سمجھے
ورنہ ان درسون کے سننے سے بہت تھوڑا فائدہ حاصل ہوگا ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔ عبد الجانی عبد الرحمن کلیانی

لٹریچر اسرار قدرت

اس وقت تک جناب فیضمآب مولینا محمد عبد الرحمن خان صاحب کلیانی نے حسب ذیل تالیف کتابین طبع کرا کر مفت
تقسیم فرمائین ۔

۱ قدرت الٰہی طبیعیات اور ادق مسائل مین ۔ ۲ اسرار قدرت علم فلسفہ مین ۔ ۳ جلوہ کائنات الٰہیات مین ۔ ۴ شگوفہ
گلستان مذاہب علم کلام مین ۔ ۵ سوانح عمری مولف کے حالات مین ۔ ۶ ... تکوین موجودات مین ۔
۷ کتاب الاخلاق لاہل الآفاق علم اخلاق مین ۔ ۸ تذکرہ عالم ہیئت مین ۔ ۹ ... اسانید مین ۔
۱۰ تاریخ کلیانی ہند کی تاریخ مین ۔ ۱۱ مختصر تاریخ راجپوتانہ راجستھان کی تاریخ مین ۔ ۱۲ ... شب برات شب
برات کے بیان مین ۔ ۱۳ مسلمانی کی چالیس باتین عقائد و عمل اہل اسلام مین ۔ ۱۴ آیت مجمل تفصیل احکام
الٰہی مین ۔ ۱۵ تحفہ نور ۔ ۱۶ توضیح عمل نیک ... مین ۔ سرکوب بدعت ۔ نصائح مین ۔ ... شراب خانہ خراب ۔
عصا کے قاضی ۔ ... مسائل ۔ عقائد حقانی ۔ ۲۱ جامع ... رحمانی ۔ فقط

تقریظ از خاکسار ابوادریس احمد حسین شوکت مدیر و مہتمم شوکت المطابع شحنۂ ہند میرٹھ

زتربیت نظام آفرینش چون شو آگہہ	حوادث راز تاثیر نجوم آسمان بینی

کتاب رموز ہستی جو اپنے اسم سے مسمّے کی خبر دیتی ہے اون لوگون کے لئے رہنما ہی جنکو قادر مطلق نے یہ دعا مانگنے کی ہدایت کی ہی کہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا یعنی اے خدا تو نے ممکنات و مکونات عنصریات و فلکیات کو یون ہی عبث پیدا نہیں کیا یعنی اون سے تیری شان تخلیق ظاہر ہوتی ہی اور ثابت ہوتا ہی کہ تیری قدرت کسقدر محیط ہی اور یہ ظاہر ہے کہ مصنوعات و مخلوقات اور انکے حقایق کا جسقدر علم بڑھتا جائیگا اوسی قدر صانع اور خالق کی قدرت ان چیزون سے جاننے والوں اور پہچاننے والونکے قلب پر آشکارا ہوتی جائیگی یہ عام مقولہ کہ جاہل خدا کو نہیں پہچان سکتا اسلئے تسلیم کیا جاتا ہی کہ وہ مصنوعات سے واقف نہیں پھر صانع کو کیونکر پہچانیگا۔ زمانہ جاہلیت سے مراد زمانہ کفر ہے۔

اس زمانہ کے لوگ اسلئے کافر تہے کہ وجود خداوندی اور اوسکی قدرت و صنعت کو بہولے ہوئے تہے وہ اپنے گہڑے ہوئے یا بنے ہوئے بتوں کے سوا دوسرا علم نہ رکہتے تہے صم بکم عمی فہم لا یرجعون ان کی شان تہی بیشک جناب باری کا اس فرمان واجب الاذعان پر ہمارا ایمان ہی کہ ما یعلم جنود ربک الا ہو یعنی خدا کے لشکروں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وجہ یہ ہی کہ ممکنات و مکونات غیر متناہی ہیں پس اونکے حقایق و ماہیات بھی غیر متناہی ہیں اور یہ ثابت ہی کہ متناہی اور محدود غیر محدود اور غیر متناہی کا ادراک نہیں کرسکتا تاہم قدر وسع اور حد امکان کے موافق ہمکو حقایق اشیاء کے جاننے کا حکم دیا گیا ہی کیونکہ خدا تعالی نے انسان کو اپنا اور اپنی قوتون سمع اور بصر وغیرہ کا نمونہ عطا فرماکر بلکہ اپنا خلیفہ بناکر دنیا میں بہیجا ہی پس خدا کے خلیفہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کچہہ نہ جانے اسلئے فرمایا ہی کہ افلا یتفکرون اور افلا یتدبرون اور ارشاد ہوا ہی وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی خدا تمہاری ذات میں موجود ہی تم کیوں نہیں دیکہتے یعنی علم اور نظر سے کیون کام نہیں لیتے مطلب یہ ہی کہ اگر تم دیکہنے کا ارادہ کروگے تو وہ ضرور تمکو دکہائی دیگا پس تیرہوین صدی کے متکلم اور محقق حکیم اور مدقق عالیجناب فیض انتساب مولانا محمد عبد الرحمن صاحب کلیانی جج و سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست اودیپور نے جنکو مسلمانونکا مجدد کہنا بھی موزون ہی یہ کتاب اور ایسی ہی دوسری کتابیں تصنیف و تالیف فرماکر طبع کرائیں اور انیسویں صدی کے دور میں جو اپنے فلسفے اور سائنس سے دنیا پر محیط ہی ایک مشعل توفیق نہ صرف اہل اسلام بلکہ بنی نوع انسان کی راہ میں رکہی تاکہ وہ اس کی روشنی میں منزل مقصود پر پہنچیں اور جہل کی تاریکی سے نکلیں یا خدا تو مولف و مصنف کا وہ مدعا بر لا جو اس کا مرکوز خاطر ہے اور جس میں اسنے اپنی قوت دماغی و مالی صرف کی ہی اسکا ثمرہ دارین میں اسے عطا کر اور اسے زیادہ حسن عمل کی توفیق دے ●

آمین ثم آمین

اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

اردو و لٹریچر کا رفارمر - ویسی انشا پردازی اور نظم و نثر کا استاد - پولٹیکل اور سوشل معاملات کا جنرل مسلمانوں پر شرک و بدعت کی برائیاں توحید و سنت کی خوبیاں ظاہر کرنے والا مغربی اور مشرقی روشنی کا مقابلہ کر کے خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل سکھانے والا کانٹے دور کر کے پھول چننے کی ہدایت کرنے والا ہر انگریزی مہینہ کی پہلی - آٹھویں - سولھویں - چوبیسویں - کو شائع ہوتا ہے قیمت پیشگی سالانہ مع محصول ڈاک ع۔۔۔

حمایل کلام مجید مع حدیث شریف

بین السطور میں شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اور حاشیہ پر وہ احادیث مع اردو ترجمہ اور فوائد کے چڑھائی گئی جو آیات قرآنی سے منطبق ہیں طویل اور بسیط احادیث اور ان کے ترجمہ کے لئے اخیر میں صفحات کا نمبر دیکر ہر جزو کے قریب اوراق لگائے گئے ہیں بیشک ایسی حمایل آج تک طبع نہیں ہوئی جسمیں قرآن و حدیث دونوں موجود ہیں یہ حمایل دو اعلیٰ اقسام کی تو مرح ہے قیمت مع محصول ڈاک سے ع

شمایل نبوی صلعم

آنحضرت صلعم کے عادات و خصائل و طرز معاشرت کا احادیث کی ہے یہی بیان ہیں بین السطور میں اردو تحت اللفظ ترجمہ اخیر میں فوائد حاشیہ پر مثنوی راہ سنت اور دیوان حضرت مسلم مرحوم در نعت ہے اسکے دیکھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے حسن عمل کی توفیق ہوتی ہے - جلی قلم ہے دبیز کاغذ ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ

تقلید و عمل بالحدیث یہ عجیب و غریب کتاب نواب محسن الملک محسن الدولہ مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر فنانشل سکرٹری حیدرآباد دکن مصنف آیات بینات نے تصنیف فرمائی ہے اسمیں تقلید کی پوری تاریخ ہے کہ کب سے شروع ہوئی اور کیا ہوا اسکے بعد اسکو زور ہوا اور اس سے پہلے صحابہ کا کیا عمل تھا اور پھر آخر میں ایک محاکمہ ہے دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے قیمت مع محصول ڈاک بصیغہ ویلیو پے ایبل ۶ / المشتہر ابوالاوریس احمد حسن شوکت مدیر شحنۂ ہند میرٹھ